تسہیل التجوید

فی حل

تیسیر التجوید

بالسؤال والجواب

مؤلف

قاری حبیب الرحمٰن

استاذ جامعہ صدیقیہ

توحید پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606

تسھیل التجوید

فی حل

تیسیر التجوید

مؤلف

قاری حبیب الرحمٰن

جامعہ صدیقیہ

توحید پارک گلشن راوی، لاہور۔ فون:7460606

نام کتاب .... تسہیل التجوید فی حل تیسیر التجوید

مؤلف .... قاری حبیب الرحمٰن

کمپوزنگ .... ظفر اقبال

تعداد ۱۰۰۰

اشاعت ۲۰۰۵ء

قیمت .... روپے

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی، لاہور فون: 7460606

(۲) علم وعرفان پبلشرز 34۔ اردو بازار، لاہور فون: 7352332

(۳) مکتبہ سیّد احمد شہید اردو بازار، لاہور

(۴) ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور

(۵) مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور

(۶) مکتبہ قاسمیہ اردو بازار، لاہور

(۷) مکتبہ مدنیہ اردو بازار، لاہور

(۸) قراءت اکیڈمی اردو بازار، لاہور

(۹) اسلامی کتب خانہ بوہڑ گیٹ، ملتان

فہرست

✦……✦……✦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدالمرسلین
وعلی الہ واصحابہ اجمعین امابعد!

اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ انہوں نے محض اپنے فضل و احسان سے ''تجوید القران فی حل جمال القران'' اور ''شارح الوقف فی حل جامع الوقف'' کی طرح ''تسہیل التجوید فی حل تیسیر التجوید'' تحریر کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

دو اول الذکر کتابوں سے طلباء تجوید کو نہایت آسانی ہوئی اور اکثر مدارس میں اس کو داخل نصاب کر دیا گیا۔ فللہ الحمدو المنۃ

''تیسیر التجوید'' مؤلفہ استاذ القراء حضرت قاری المقری عبدالخالق صاحب علیگڑھیؒ اسم با مسمٰی ہے اور اس کی وجہ تالیف بھی تجوید کے مضامین کو بآسانی طلباء تجوید تک پہنچانا ہے اور حضرت قاری صاحبؒ نے اس کا حق بھی ادا فرمایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مذکورہ بالا دونوں کتابوں کے تجربہ کے بعد ''تیسیر التجوید'' کو بھی سوالاً جواباً حل کر دیا تاکہ طلباء کو مزید سہولت ہو نیز جوابات میں حتی الامکان ''تیسیر التجوید'' ہی کی عبارت نقل کی تاکہ زیادہ سے زیادہ آسانی ہو۔

انسان خطا کا پتلا ہے اور بھول چوک سے پاک بھی نہیں اور نہ ہی اس کا دعویٰ ہے اگر اس کتاب میں کوئی بھول چوک نظر سے گذرے تو مطلع فرمائیں۔

اللہ جل شانہٗ اس کاوش کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائیں اور قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھنے، اسے سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

احقر الانام حبیب الرحمٰن غفرلہٗ استاذ تجوید
جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی، لاہور
۱۰ صفر ۱۴۲۶ھ/ ۲۱ مارچ ۲۰۰۵ء یوم الاثنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س: تیسیر التجوید کے مؤلف کا کیا نام ہے؟

ج: حضرت قاری عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ۔

س: تیسیر التجوید کا کیا معنی ہے؟

ج: تجوید کو آسان کرنا۔

س: حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو بسم اللہ سے کیوں شروع کیا؟

ج: حدیث پر عمل کیا کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کام کی ابتداء بسم اللہ سے نہ ہو بے برکت ہے اس لیے بسم اللہ لکھ کر اپنی تالیف کو بابرکت بنا دیا۔

س: حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے جب یہ کتاب لکھی تو کس مدرسہ میں مدرس تھے؟

ج: مدرسہ تجوید القرآن واقع محلّہ قاضی سہارنپور۔

س: حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے کتنے تجربہ کے بعد یہ کتاب تالیف کی؟

ج: ۴۵ سالہ تجربہ کے بعد۔

س: حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے یہ کتاب کیوں لکھی؟

ج: اس لئے کہ جو رسائل اس وقت موجود تھے مبتدی طلباء کے لیے زیادہ مفید نہ تھے اور بعض رسالے مشکل اور طویل تھے۔

س: تیسیر التجوید میں کتنی باتیں بیان کی گئی ہیں؟

ج: پانچ باتیں (۱۔مخارج حروف، ۲۔ حروف کی صفات لازمہ، ۳۔ صفات عارضہ، ۴۔مدات، ۵۔اوقاف)

س: کیا تیسیر التجوید کی عبارت لمبی اور مشکل ہے؟

ج: نہیں بلکہ عبارت مختصر اور آسان ہے۔

س: تیسیر التجوید کو کتنے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے؟

ج: سات بابوں میں۔

باب اوّل

وجوب تجوید اور آداب تلاوت وفضائل کے بیان میں

س: پہلے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: تین باتیں۔ ا۔ وجوب تجوید۔ ۲۔ آداب تلاوت۔ ۳۔ فضائل تلاوت۔

س: پہلے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: تین فصلیں ہیں۔

فصل اوّل

تجوید کے ضروری ہونے میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان گیا ہے؟

ج: تجوید کے ضروری ہونے کا بیان ہے۔

س: قران شریف صحیح پڑھنے کی تاکید میں کونسی آیت دلیل ہے؟

ج: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ (قران شریف کوخوب سنبھال کر اچھی طرح سے پڑھو) جیسا کہ اس کا حق ہے اور حق یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ پڑھا جائے۔

س: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ۔ یعنی (ترتیل کا معنی ہے) حروف کو ان کے مخارج اور جملہ صفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقفوں کا طریقہ جاننا۔

س: غلط پڑھنے والے کے لیے حدیث میں کیا وعید آئی ہے؟

ج: سخت وعید آئی ہے کہ غلط پڑھنے والا اس حدیث کا مصداق ہے۔

رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ (بہت سے قران شریف پڑھنے والے ایسا

پڑھتے ہیں کہ قرآن شریف ان پر (غلط پڑھنے کی وجہ سے) لعنت کرتا ہے۔

س: علم تجوید کا سیکھنا کیسا ہے؟

ج: ضروری اور فرض ہے۔

س: امام فن علامہ ابن جزری رحمہ اللہ نے علم تجوید کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

ج: وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ

مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

(علم تجوید کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کو تجوید سے نہ پڑھے گنہگار ہے)

س: قرآن مجید کی کم از کم کتنی مقدار تجوید سے پڑھنا ضروری ہے؟

ج: بِقَدْرِ مَا يَجُوْزُ بِهِ الصَّلٰوة (اتنی مقدار کہ جس سے نماز جائز ہو جائے) یعنی تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت۔

س: ملا علی قاری رحمہ اللہ نے علم تجوید کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

ج: اَلْعِلْمُ بِهٖ فَرْضُ كِفَايَةٍ وَالْعَمَلُ بِهٖ فَرْضُ عَيْنٍ یعنی تجوید کا علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا (عمل) فرض عین ہے۔

س: جو شخص تجوید کے ساتھ قرآن مجید نہ پڑھے وہ کیسا ہے؟

ج: وہ گناہ گار ہے۔

س: فقہاء نے قرآن شریف غلط پڑھنے سے متعلق کیا حکم دیا ہے؟

ج: غلط پڑھنے سے معنی بگڑ جاتے ہیں اور بعض صورتوں میں نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اس وجہ سے گناہ گار ہو گا۔

س: اگر کسی شخص سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ کیا کرے؟

ج: تصحیح کی کوشش کرے ورنہ گناہ گار ہو گا۔

س: کسی شخص سے کوشش کے باوجود حروف کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ گناہ گار نہ ہو گا۔

س: امام کسے بنانا چاہیے؟

ج: جو صحیح پڑھتا ہو اسے امام بنانا چاہیے۔

س: تجوید کی تعریف کیا ہے؟

ج: حروف کو ان کے مخارج اور جمیع صفات لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔

س: ایسے حروف جن کا مخرج ایک ہے ان میں فرق کیسے ہوتا ہے؟

ج: صفات کی وجہ سے فرق ہوتا ہے۔

س: صفات کا پورا خیال اور لحاظ نہ کرنے سے کیا اثر پڑتا ہے؟

ج: ایک حرف کی بجائے دوسرا حرف ہو جاتا ہے جیسے تاء کی جگہ طاء اور سین کی جگہ صاد وغیرہ۔

س: لحن جلی کسے کہتے ہیں؟

ج: بڑی غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں یعنی (i) ایک حرف کی جگہ دوسرا پڑھنا جیسے تاء کی جگہ طاء اور طاء کی جگہ تا پڑھنا وغیرہ۔ (ii) کھڑے کو پڑا پڑھنا جیسے بِہٖ کو بِہِ پڑھنا۔ (iii) پڑے کو کھڑا پڑھنا جیسے فِیْہِ کو فِیْہٖ پڑھنا۔ (iv) زبر، زیر، پیش کو زائد کھینچنا جیسے قَدِیْرٌ کو قَادِیْرٌ پڑھنا، بِہٖ کو بِہِیْ پڑھنا، عَنْہُ کو عَنْہُوْ پڑھنا۔ (v) ساکن کو متحرک پڑھنا جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنَعَمَتَ پڑھنا۔ (vi) متحرک کو ساکن پڑھنا جیسے لَمْ یَلِدْ کو لَمْ یَلْدْ پڑھنا۔

س: لحن جلی کرنے والا کیسا ہے؟

ج: گناہ گار ہے۔

س: لحن جلی کا کیا حکم ہے؟

ج: حرام ہے۔

س: لحن خفی کسے کہتے ہیں؟

ج: لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں۔ یعنی صفات محسنہ کو ادا نہ کرنا جیسے اَللّٰہُ کے لام کو باریک پڑھنا۔

س: لحن خفی کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ مکروہ ہے اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

س: فن تجوید کس سے سیکھنا چاہئے؟

ج: اس فن کے واقف کار سے (جسے قاری کہتے ہیں)

س: قرآن شریف کے ہر ہر حرف پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

ج: اگر نماز میں کھڑے ہو کر پڑھا جائے تو ہر حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ملیں گی اور اگر بیٹھ کر نماز میں پڑھا جائے تو ہر حرف کے بدلے پچیس نیکیاں ملیں گی اور اگر بے وضو بغیر ہاتھ لگائے قرآن شریف حفظ پڑھے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

س: بچوں کو کن اساتذہ اور کون سے مدارس میں تعلیم کے لیے بھیجنا چاہیے؟

ج: ایسے اساتذہ اور مدارس میں بھیجنا چاہیے جو قرآن شریف کی صحیح تعلیم تجوید کے ساتھ دے سکیں۔

س: ایسا استاد جو تجوید سے ناواقف ہو اس کی تعلیم سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

ج: بچہ شروع سے غلطی کا عادی ہو جاتا ہے اور بعد میں تصحیح کرنے میں مشکل کے علاوہ وقت بھی زیادہ صرف ہوتا ہے۔

س: کیا تجوید صرف اپنے سے بڑی عمر والے سے سیکھنی چاہیے؟

ج: ضروری نہیں ہے کہ بڑی عمر والے سے ہی سیکھی جائے، اپنے سے کم عمر سے علم حاصل کرنا صحابہ و بزرگانِ دین کی سنت ہے۔

دوسری فصل

آدابِ قرآن کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا؟

ج: آدابِ قرآن بیان کیے گئے۔

س: آدابِ قرآن پر عمل سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

ج: اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف کے جو خواص اور فوائد رکھے ہیں آداب سے وہ خواص اور فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

س: آدابِ قرآن کون کون سے ہیں؟

ج: (۱) وضو کرنا (۲) قبلہ کی طرف منہ کرنا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا (۴) عجز و انکساری سے تلاوت کرنا (۵) اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کرنا (۶) تلاوت کے وقت نہ ہنسنا (۷) تلاوت کے وقت نہ کھیلنا (۸) تلاوت کے وقت خوشبو استعمال کرنا (۹) مسواک کرنا (۱۰) صاف اور بہتر لباس پہننا (۱۱) سکون و وقار سے بیٹھنا (۱۲) موقعہ کے اعتبار سے آہستہ یا زور سے تلاوت کرنا (۱۳) تلاوت کے آخر میں **صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ** پڑھنا۔ (۱۴) خوش آوازی سے تلاوت کرنا۔

س: قرآن شریف کو ہاتھ لگائے بغیر پڑھ سکتے ہیں یا نہ؟

ج: پڑھ سکتے ہیں (لیکن ناپاکی کی حالت میں ہاتھ لگانا اور پڑھنا دونوں ناجائز ہیں)

س: دورانِ تلاوت سلام کا جواب دینا چاہئے؟

ج: نہیں، کیونکہ جواب اس پر واجب نہیں۔

س: خوش آوازی کے معنی کیا ہیں؟

ج: خوش آوازی کے معنی ہیں کہ سننے والے کی طبیعت قرآن شریف کی طرف مائل ہو۔

س: خوش آوازی کے متعلق احادیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟

ج: (۱) اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا (رواہ النسائی و مالک فی الموطاء)

(قرآن شریف کو اہل عرب کے لہجوں میں اور آوازوں کی طرح پڑھو۔ روایت کیا اس کو نسائی نے اور مالک نے اپنی مؤطا میں)

(۲) زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (رواہ احمد، ابو داود، ابن ماجہ والدارمی)

(زینت دو تم قرآن شریف کو اپنی آوازوں کے ساتھ۔ روایت کیا اس کو احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ اور دارمی نے)۔

(۳) حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا. (رواہ الدارمی)

(زینت دو تم قرآن شریف کو اپنی آوازوں کے ساتھ اس لئے کہ اچھی آواز قرآن شریف میں حسن کو زیادہ کرتی ہے۔ روایت کیا اس کو دارمی نے)۔

س: قرآن شریف کو خوش آوازی سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج: مستحب و مستحسن اور مسنون ہے۔

س: جو لوگ لہجہ سے پڑھنے کو منع کرتے ہیں وہ کیسے ہیں؟

ج: وہ سنت کے خلاف پر ہیں۔

س: اگر لہجہ اور خوش آوازی کی وجہ سے مخارج و صفات کا خیال نہ رکھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر لحن جلی ہو گیا تو حرام ہے اور اگر لحن خفی لازم آیا تو مکروہ ہے۔

س: لحن جلی کرنے والا کیسا ہے؟

ج: گناہ گار ہے۔

س: لہجہ اور خوش آوازی سے پڑھنا کب جائز ہوتا ہے؟

ج: جب تجوید کے قاعدوں کے ساتھ پڑھا جائے۔

س: لہجہ اور خوش آوازی سے پڑھنا کب ناجائز ہوتا ہے؟

ج: جب تجوید کے قواعد کے خلاف ہو۔

س: آج کل لوگوں نے کس چیز کو مقصود بالذات بنا رکھا ہے؟

ج: خوش آوازی اور لہجہ کو (حالانکہ مقصود بالذات تجوید ہے)

س: معلمین کو کس چیز پر توجہ دینی چاہئے؟

ج: پہلے تجوید پر پھر لہجہ اور خوش آوازی پر نہ کہ بالعکس۔

تیسری فصل

فضائل تلاوت قرآن مجید میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا؟

ج: تلاوت قرآن مجید کے فضائل بیان کئے گئے۔

س: قرآن مجید کی کیا فضیلت ہے؟

ج: کلام الٰہی ہے اس کو ایسی شرافت حاصل ہے جیسے شرافت اللہ کو تمام مخلوقات پر ہے۔

س: قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی کیا فضیلت ہے؟

ج: چند احادیث ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عنِ النَّبِیِّ ﷺ انَّهٗ قَالَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰن. (صحیحین)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے شریف اور بزرگی والے وہ لوگ ہیں کہ جو قرآن شریف کے اٹھانے والے ہیں یعنی پڑھنے پڑھانے والے ہیں اور اس پر عمل کرنے والے ہیں)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُكُمْ مَّنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَقْرَأَهٗ. (طبرانی)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور پڑھائے۔ روایت کیا اس کو طبرانی نے)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. (صحیح بخاری)

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

نے کہ تم لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قران کو سیکھے اور سکھائے۔ (نقل کیا اس کو بخاری نے)

(۴) مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا.

جس شخص نے قران شریف پڑھا اور ان احکام پر عمل کیا جو اس میں ہیں تو قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے عمدہ اور زائد ہوگی جو کسی کے گھر میں اتر آئے یعنی اگر سورج کسی کے گھر میں ہو تو کتنی زائد روشنی ہوگی، اس تاج کی روشنی اس سے بھی زائد ہوگی۔ پس اب تمہارا کیا گمان ہے اس شخص کے بارہ میں کہ جس نے اس پر عمل کیا یعنی ایسے شخص کو بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی۔

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ شَغَلَ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ أُعْطِيْهِ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ. (جامع ترمذی)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قران شریف نے میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا (روک دیا) یعنی وہ ہر وقت شب و روز قران شریف میں مشغول رہا تو میں اس کو اس اجر سے بہتر اور افضل اجر دوں گا جو اجر اور سائلین کو دوں گا۔

س: جو لوگ قران مجید پر عمل نہیں کرتے کیا ان کے والدین کو انعام ملے گا؟

ج: نہیں! بلکہ ان کے والدین اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے۔

س: کیا تلاوت قران تمام اوراد اور وظائف سے افضل و بہتر ہے؟

ج: جی ہاں!

دوسرا باب

حرکات اور اعوذ باللہ وبسم اللہ کے بیان میں

س: دوسرے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: تین باتیں۔ (۱) حرکات (۲) حرکات کو پڑھنے کا طریقہ (۳) اعوذ باللہ وبسم اللہ۔

س: دوسرے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

حرکات کے بیان میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: حرکات کا بیان ہے۔

س: حرکت کسے کہتے ہیں؟

ج: زبر، زیر، پیش کو حرکت کہتے ہیں۔

س: متحرک کسے کہتے ہیں؟

ج: حرکت والے حرف کو متحرک کہتے ہیں یعنی جس حرف پر زبر یا زیر یا پیش ہوتا ہے۔

س: زبر کے کتنے نام ہیں؟

ج: زبر کے ۰۰ نام ہیں۔ ۱۔ فتحہ ۲۔ نصب۔

س: زیر کے کتنے نام ہیں؟

ج: دو نام ہیں۔ ۱۔ کسرہ۔ ۲۔ جر۔

س: پیش کے کتنے نام ہیں؟

ج: دو نام ہیں۔ ۱۔ ضمہ ۲۔ رفع۔

س: جس حرف پر زبر ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: مفتوح اور منصوب۔

س: جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: مکسور اور مجرور۔

س: جس حرف پر پیش ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: مضموم اور مرفوع۔

دوسری فصل

حرکات کے پڑھنے کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: حرکات کے پڑھنے کا بیان ہے۔

س: کونسے حرف کو پڑھنا چاہئے؟

ج: جس حرف پر زبر، زیر، پیش یا جزم ہو اسے پڑھنا چاہئے۔

س: کونسے حرف کو نہیں پڑھنا چاہئے؟

ج: جس حرف پر کچھ نہ ہو یعنی خالی ہو۔

س: کون سا حرف ہے جو خالی ہونے کے باوجود پڑھا جاتا ہے؟

ج: الف۔

س: الف کیسا ہوتا ہے؟

ج: الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اس پر حرکت نہیں ہوتی۔

س: اگر الف پر حرکت ہو تو کیا وہ الف نہیں ہوتا؟

ج: جی ہاں! وہ الف نہیں ہوتا بلکہ ہمزہ ہوتا ہے جو الف کی شکل میں لکھا ہوتا ہے۔

س: جس حرف پر کھڑا زبر ہو اسے کتنا کھینچنا چاہئے؟

ج: ایک الف کے برابر۔

س: جس حرف پر الٹا پیش ہو اسے کتنا کھینچنا چاہئے؟

ج: واؤ مدہ کے برابر (واؤ ساکن ہو اس سے پہلے پیش ہو اسے واؤ مدہ کہتے ہیں)

س: جس حرف کے نیچے کھڑا زیر ہو اسے کتنا کھینچنا چاہئے؟

ج: یاء مدہ کے برابر (یاء ساکن ہو اس سے پہلے زیر ہو اسے یاء مدہ کہتے ہیں)

س: سورہ ھود کے چوتھے رکوع میں لفظ مَجْرِىهَا کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: یائے مجہول کی طرح جیسے ہمارے کی راء کو پڑھتے ہیں۔

س: مَجْرِىهَا کو اس طرح پڑھنا کیا کہلاتا ہے؟

ج: امالہ کہلاتا ہے۔

س: امالہ کے معنی کیا ہیں؟

ج: امالہ کے معنی مائل کرنے کے ہیں یعنی الف کو یاء کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرکے پڑھنا۔

س: روایت حفص میں کتنے امالے ہیں؟

ج: صرف اسی ایک جگہ ہے۔

س: کیا کسی دوسری روایت میں بھی امالہ ہے؟

ج: جی ہاں! دوسری روایات میں بکثرت امالہ ہے۔

س: واؤ معروف کی مثال اُردو میں کیا ہے؟

ج: جیسے نُور کی واؤ۔

س: یاء معروف کی مثال اُردو میں کیا ہے؟

ج: جیسے نانی کی یاء۔

س: واؤ مجہول کی مثال اُردو میں کیا ہے؟

ج: جیسے کور کی واؤ۔

س: یائے مجہول کی مثال اُردو میں کیا ہے؟

ج: جیسے بڑے کی یاء۔

س: قرآن شریف کی سب حرکتیں معروف پڑھی جاتی ہیں یا مجہول؟

ج: معروف پڑھی جاتی ہیں۔

س: زبر، زیر، پیش کس کا نصف ہیں؟

ج: زبر نصف الف ہے، زیر نصف یاء معروف اور پیش نصف واوٗ معروف ہے۔

س: حرکتوں کو زیادہ کھینچنے سے کیا نقصان ہو گا؟

ج: لحن جلی ہو گا اور پڑھنے والا گناہ گار ہو گا۔

تیسری فصل

اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بیان میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا بیان ہے۔

س: اعوذ باللہ کب پڑھنا ضروری ہوتا ہے؟

ج: قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

س: اعوذ باللہ پڑھنا کیوں ضروری ہے؟

ج: اس لئے کہ سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (جب آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔)

س: اعوذ باللہ کا ترک کرنا کیسا ہے؟

ج: آداب قرآن کے خلاف ہے۔

س: بسم اللہ پڑھنا کب ضروری ہے؟

ج: سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

س: کون سی سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی؟
ج: سورۃ براءت جس کو سورۂ توبہ بھی کہتے ہیں۔
س: بسم اللہ پڑھنا کیوں ضروری ہے؟
ج: اس لیے کہ ہر سورت کے شروع میں لکھی ہوئی ہے۔
س: سورۃ کے درمیان سے تلاوت شروع کی جائے تو بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے؟
ج: پڑھنے اور نہ پڑھنے میں اختیار ہے۔
س: تلاوت جب کسی سورۃ سے شروع کی جائے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟
ج: چار صورتیں۔ ۱۔فصل کل ۲۔وصل کل ۳۔فصل اوّل وصل ثانی ۴۔وصل اوّل فصل ثانی۔
س: فصل کل کی مثال کیا ہے؟
ج: اعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيمo بسم اللّٰه الرحمن الرحيمo عَمَّ يتسآءلون
س: وصل کل کی مثال کیا ہے؟
ج: اعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم بسم اللّٰه الرحمن الرحيم عمَّ يتسآء لونo
س: فصل اوّل وصل ثانی کی مثال کیا ہے؟
ج: اعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم o بسم اللّٰه الرحمن الرحيم عمَّ يتسآءلونَo
س: وصل اوّل فصل ثانی کی مثال کیا ہے؟
ج: اعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم بسم اللّٰه الرحمن الرحيم o عَمَّ يتسآءلون۔
س: ان چار صورتیں کا کیا حکم ہے؟
ج: چاروں جائز ہیں۔
س: اگر ایک سورۃ ختم کر کے دوسری سورت شروع کی جائے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ

پڑھنے کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: چار صورتیں۔ ۱۔ فصل کل ۲۔ وصل کل ۳۔ فصل اوّل وصل ثانی ۴۔ وصل اوّل فصل ثانی۔

س: فصل کل کی مثال کیا ہے؟

ج: یٰلَیْتَنِی کنتُ ترابًاo بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo والنّٰزعٰت غرقًا

س: وصل کل کی مثال کیا ہے؟

ج: یٰلَیْتَنِی کنتُ ترابًا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمِ وَالنّٰزعٰت غرقًا

س: فصل اوّل وصل ثانی کی مثال کیا ہے؟

ج: یٰلَیْتَنِی کنتُ ترابًاo بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمِ وَالنّٰزعٰت غرقًا

س: وصل اوّل فصل ثانی کی مثال کیا ہے؟

ج: یٰلَیْتَنِی کنتُ ترابًا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo والنّٰزعٰت غرقًا

س: ان چاروں صورتوں کا کیا حکم ہے؟

ج: پہلی تین جائز اور چوتھی صورت (وصل اوّل فصل ثانی) ناجائز ہے۔

س: چوتھی صورت کیوں ناجائز ہے؟

ج: اِس لیے ناجائز ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ بسم اللہ پچھلی سورت کا جز ہے حالانکہ وہ اگلی سورت کا جز ہے۔

س: اگر تلاوت، سورت کے درمیان سے شروع کی جائے اور بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: چار صورتیں۔ ۱۔ فصل کل ۲۔ وصل کل ۳۔ فصل اوّل وصل ثانی ۴۔ وصل اوّل فصل ثانی۔

س: فصل کل کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمo تلک الرسل

س: وصل کل کی مثال کا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تلک الرسل

س: فصل اوّل وصل ثانی کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تلک الرسل

س: وصل اوّل فصل ثانی کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo تلک الرسل

س: ان چار صورتوں کا حکم کیا ہے؟

ج: پہلی اور چوتھی جائز اور دوسری (وصل کل) اور تیسری (فصل اوّل وصل ثانی) ناجائز ہیں۔

س: مذکورہ دو صورتیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: درمیان سورت بسم اللہ کا محل نہیں اس لئے وصل جائز نہیں کیونکہ وصل کی صورت میں درمیان سورت بسم اللہ کے محل ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔

س: اگر تلاوت، سورت کے درمیان سے شروع کی جائے اور بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: دو صورتیں ۱۔فصل ۲۔وصل

س: فصل کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo تلک الرسل

س: وصل کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم تلک الرسل

س: اِن دو صورتوں کا کیا حکم ہے؟

ج: دونوں جائز ہیں مگر شرط یہ ہے کہ آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی نام نہ ہو۔

س: اگر آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی نام ہو تو اعوذ باللہ پڑھنے کا کیا

حکم ہے؟

ج: صرف فصل جائز ہے، وصل جائز نہیں۔

س: فصل کی کیا مثال ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo اَللّٰہُ لا الہ الا ھو

س: وصل کی مثال کیا ہے؟

ج: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمِ اللّٰہُ لا الہ الا ھو

س: وصل کیوں ناجائز ہے؟

ج: اللہ جل شانہٗ کے ادب و احترام کی وجہ سے وصل ناجائز ہے۔

س: اعوذ باللہ اور بسم اللہ کو زور سے پڑھنا چاہئے یا آہستہ؟

ج: دونوں طرح جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر قران شریف زور سے پڑھے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ بھی زور سے پڑھے اگر قران شریف آہستہ سے پڑھے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔

س: نماز اور تراویح میں بسم اللہ کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: آہستہ آواز سے پڑھنا چاہئے۔

س: کیا تراویح میں ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے؟

ج: جی ہاں! (سوائے سورۃ براءت کے)

س: تراویح میں بسم اللہ زور سے کتنی دفعہ پڑھنا چاہئے؟

ج: صرف کسی ایک سورت میں ایک دفعہ زور سے پڑھے باقی میں آہستہ آواز سے۔

س: بسم اللہ زور سے پڑھنے میں کسی خاص سورت کا اہتمام کرنا چاہئے؟

ج: نہیں! بلکہ کسی بھی سورت میں پڑھے کسی سورت کو خاص نہ کرے۔

✦......✦......✦

باب سوم

حروف کے مخارج کے بیان میں

س: تیسرے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: حروف کے مخارج بیان کئے گئے ہیں۔

س: تیسرے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مخارج کا بیان ہے۔

س: حروف ہجا کتنے ہیں؟

ج: انتیس (۲۹) ہیں۔

س: ان کو حروف ہجا کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ ان کے ہجے کئے جاتے ہیں۔

س: انتیس حروف کے کتنے مخارج ہیں؟

ج: سترہ (۱۷) مخارج ہیں۔

س: مخارج واحد ہے یا جمع؟

ج: مخارج جمع ہے مخرج کی۔

س: مخرج کا کیا معنی ہے؟

ج: نکلنے کی جگہ۔

س: مخرج کی تعریف کیا ہے؟

ج: جہاں سے حرف نکلے اسے مخرج کہتے ہیں۔

س: حروف کے مخارج کتنے ہیں؟

ج: اکثر قراء کے نزدیک سترہ ہیں اور بعض کے نزدیک سولہ اور بعض کے نزدیک چودہ ہیں۔

س: سترہ مخرج کس کے نزدیک ہیں؟

ج: امام خلیل وغیرہ۔

س: سولہ مخارج کس کے نزدیک ہیں؟

ج: امام سیبویہ وغیرہ۔

س: چودہ مخارج کس کے نزدیک ہیں؟

ج: امام فراء وغیرہ۔

س: پہلا مخرج کیا ہے؟

ج: اقصاء حلق۔

س: اقصاء حلق کسے کہتے ہیں؟

ج: گلے کا وہ حصہ جو سینہ کی طرف ہے اسے اقصاء حلق کہتے ہیں۔

س: اقصائے حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: ء، ھ۔

س: دوسرا مخرج کیا ہے؟

ج: وسط حلق۔

س: وسط حلق کسے کہتے ہیں؟

ج: گلے کے بیچ کو وسط حلق کہتے ہیں۔

س: وسط حلق سے کون کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: ع، ح۔

س: تیسرا مخرج کیا ہے؟

ج: ادنیٰ حلق۔

س: ادنیٰ حلق کسے کہتے ہیں؟

ج: گلے کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے۔

س: ادنیٰ حلق سے کون کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: غ، خ۔

س: پہلے، دوسرے اور تیسرے مخرج سے نکلنے والے حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: ان چھ حروف کو حلقیہ کہتے ہیں۔

س: ان کو حلقیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ یہ حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

س: چوتھا مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو۔

س: چوتھے مخرج سے کون سا حرف ادا ہوتا ہے؟

ج: ق۔

س: پانچواں مخرج کیا ہے؟

ج: قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر (زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو)

س: پانچویں مخرج سے کون سا حرف ادا ہوتا ہے؟

ج: ک۔

س: ق، ک کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حروف لہویہ۔

س: ان کو حروف لہویہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ یہ لہات سے (متصل زبان کی جڑ سے) ادا ہوتے ہیں اور لہات، گوشت کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زبان کی جڑ کے اوپر لٹکا ہوا ہے۔

س: چھٹا مخرج کیا ہے؟

ج: وسط زبان اور اوپر کا تالو۔

س: چھٹے مخرج سے کون کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: تین حروف ادا ہوتے ہیں ج، ش اور ی (غیر مدہ یعنی یائے متحرک اور یائے لین)

س: چھٹے مخرج سے نکلنے والے حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حروف شجریہ۔

س: ان کو حروف شجریہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لیے کہ یہ شجر سے ادا ہوتے ہیں اور وسط زبان اور اس کے مقابل اوپر کے تالو کے درمیانی حصے کو شجر کہتے ہیں۔

س: انسان کے منہ میں کتنے دانت ہوتے ہیں؟

ج: انسان کے منہ میں اکثر بتیس دانت ہوتے ہیں (سولہ اوپر اور سولہ نیچے)

س: دانتوں کے نام اور تعداد کیا ہے؟

ج: سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں، دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں۔ پھر ثنایا سے ملے ہوئے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ہیں ان کو رَباعیات کہتے ہیں اسی طرح رَباعیات سے ملے ہوئے جو چار دانت ہیں وہ انیاب ہیں، انیاب سے ملے ہو جو چار دانت ہیں ان کو ضواحک کہتے ہیں پھر ضواحک سے ملے ہوئے تین اوپر تین نیچے دائیں بائیں کل بارہ دانت ہیں ان کو طواحن کہتے ہیں، پھر ان طواحن سے ملے ہوئے اوپر نیچے دائیں بائیں ایک ایک کل چار دانت ہیں ان کو نواجذ کہتے ہیں۔ضواحک اور طواحن اور نواجذ ان بیس دانتوں کو اضراس یعنی ڈاڑھیں کہتے ہیں۔

س: دانتوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

ج: (۱) ثنایا کو ثنایا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ آپس میں بغیر فاصلے کے ملے ہوئے ہیں
(۲) رَباعیات کو رَباعیات اس لیے کہتے ہیں کہ ربع کے مادہ میں چار کے

معنی پائے جاتے ہیں اور یہ بھی چار ہیں۔ (۳)انیاب جمع ہے ناب کی جس کے معنی کچلی کے ہیں۔ (۴)ضواحک جمع ہے ضاحکۃ کی (ہنسنے والی) اور یہ دانت ہنسی کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ (۵)طواحن، طاحنۃ کی جمع ہے (پیسنے والی) اور ان دانتوں سے بھی خوراک کو پیسا جاتا ہے۔ (۶)نواجذ، ناجذۃ کی جمع ہے اور یہ ناجذۃ العقل سے ہے۔ یعنی عقل کے کمال تک پہنچانے والی ڈاڑھ، اس کو عقل ڈاڑھ بھی کہتے ہیں یہ اس وقت نکلتی ہے جب انسان کامل العقل ہو جاتا ہے۔

س: ثنایا کے ساتھ سفلیٰ کا لفظ استعمال ہوتا ہے نیچے والے باقی دانتوں کے لیے یہ لفظ کیوں استعمال نہیں ہوتا؟

ج: ثنایا سفلیٰ کے علاوہ نیچے کے کسی دانت سے کوئی حرف ادا نہیں ہوتا اس لیے یہ لفظ باقی دانتوں کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

س: زبان کے حصوں کے کیا نام ہیں؟

ج: زبان کے اوپر والے حصے کو پشتِ زبان اور نیچے والے حصے کو بطن لسان (زبان کا پیٹ) اور سامنے والی باریک جگہ کو نوکِ زبان اور دانتوں کو لگنے والے کنارہ کو طرفِ لسان یا زبان کا کنارہ اور ڈاڑھوں سے لگنے والے کنارہ کو حافۂ لسان یا زبان کی کروٹ کہتے ہیں، حلق کے ساتھ زبان کی جڑ ہے، درمیان والے حصے کو شجر لسان یا وسط لسان کہتے ہیں۔

س: ساتواں مخرج کیا ہے؟

ج: اوپر کی ڈاڑھیں اور زبان کا بغلی کنارہ۔

س: ساتویں مخرج سے کونسا حرف نکلتا ہے؟

ج: ض۔

س: ض کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حافیہ۔

س: ض کو حافیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لیے کہ یہ حافۂ لسان (زبان کا بغلی کنارہ) سے نکلتا ہے۔

س: ض کون سی جانب سے آسانی سے ادا ہوتا ہے؟

ج: بائیں طرف سے (دائیں طرف سے مشکل اور دونوں طرف سے بہت ہی مشکل ہے)

س: ض کی آواز کون سے حرف کے مشابہ ہوتی ہے؟

ج: ظ کے مشابہ ہوتی ہے۔

س: کیا یہ مشابہت قصداً (جان بوجھ کر) ہوتی ہے؟

ج: نہیں بلکہ یہ مشابہت بلا قصد (غیر ارادی) ہوتی ہے۔

س: ایک حرف کو دوسرے حرف سے قصداً مشابہت دینا کیسا ہے؟

ج: ناجائز ہے۔

س: ض کو دال کے مشابہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: صحیح نہیں ہے۔

س: آٹھواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کی کروٹ (کنارہ) اور ضواحک، انیاب، رباعی اور ثنایا کے مسوڑھوں کے مقابل و متصل تالو۔

س: آٹھویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: اس سے لام نکلتا ہے۔

س: لام کون سی طرف سے ادا ہوتا ہے؟

ج: دائیں طرف سے زیادہ آسان ہے بائیں طرف سے بھی صحیح ہے اور دونوں طرف سے نکالنا بھی درست ہے۔

س: نواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کا سرا اور اوپر کا تالو۔

س: نویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: اس سے نون نکلتا ہے۔

س: دسواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کی پشت کا سرا اور اوپر کا تالو۔

س: دسویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: اس سے راء نکلتی ہے۔

س: نون اور راء کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

ج: نون میں تالو کا وہ حصہ لگتا ہے جو ہونٹوں سے اقرب ہے اور راء میں وہ حصہ لگتا ہے جو حلق سے قریب ہے۔ نیز راء میں پشت زبان کو بھی دخل ہے۔

س: لام، نون اور راء کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حروف ذلقیہ۔

س: ان کو حروف ذلقیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ ذلق لسان یعنی زبان کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں۔

س: گیارھواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کا سرا اور ثنایا علیا کی جڑ۔

س: گیارھویں مخرج سے کتنے اور کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ ت، د، ط۔

س: گیارھویں مخرج سے نکلنے والے حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حروف نطعیہ کہتے ہیں۔

س: ان کو حروف نطعیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ یہ نطع کے پاس سے ادا ہوتے ہیں۔

س: نطع کسے کہتے ہیں؟

ج: کھردری جگہ کو نطع کہتے ہیں جو ثنایا علیا کے مسوڑھے کے ساتھ ہوتی ہے۔

س: بارھواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا کنارہ (جو مسوڑھے کے قریب اور اس سے ملا ہوا ہے۔)

س: بارھویں مخرج سے کتنے اور کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ ث، ذ، ظ۔

س: ان حروف کا کیا نام ہے؟

ج: انہیں لثویہ کہتے ہیں۔

س: ان کو لثویہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لیے کہ یہ لثہ یعنی مسوڑھے کے قریب سے ادا ہوتے ہیں۔

س: بارہویں مخرج میں ثنایا علیا کی نوک مراد لینا کیسا ہے؟

ج: درست نہیں ہے۔

س: تیرہواں مخرج کیا ہے؟

ج: زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا۔

س: تیرہویں مخرج سے کتنے اور کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ ز، س، ص۔

س: ان حروف کا کیا نام ہے؟

ج: ان کو حروف اسلیہ اور صفیرہ کہتے ہیں۔

س: ان کو حروف اسلیہ اور صفیرہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اسلیہ تو اس لیے کہ زبان کی تیزی اور روانی سے ادا ہوتے ہیں اور صفیرہ اس لیے کہ ان میں سیٹی جیسی آواز نکلتی ہے اور سیٹی جیسی آواز کو عربی میں صفیر کہتے ہیں۔

س: چودھواں مخرج کیا ہے؟

ج: نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

س: چودھویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: ف نکلتا ہے۔

س: پندرھواں مخرج کیا ہے؟

ج: دونوں ہونٹ۔

س: پندرھویں مخرج سے کتنے اور کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: تین حروف نکلتے ہیں ب، م، و (غیر مدہ یعنی واؤ متحرک اور واؤ لین) ب تری

سے، م خشکی سے اور دونوں ہونٹوں کے کناروں کو اس طرح بند کیا جائے کہ بیچ کھلا رہے اس سے واؤ نکلتا ہے۔

س: ان حروف کا کیا نام ہے؟

ج: ان کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

س: انہیں شفویہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ یہ شفت (ہونٹ) سے ادا ہوتے ہیں۔

س: سولہواں مخرج کیا ہے؟

ج: جوف (منہ کا خلا)

س: سولہویں مخرج سے کتنے اور کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: تین حروف نکلتے ہیں، حروف مدہ۔

س: حروف مدہ کون سے ہیں؟

ج: (۱) واؤ ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش ہو۔ (۲) یائے ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو۔ (۳) الف (ساکن) سے پہلے زبر ہو۔

س: تینوں حروف مدہ جوف کے کون سے حصے سے ادا ہوتے ہیں؟

ج: الف جوف حلق سے (جوف کا وہ حصہ جو حلق سے قریب ہے) واؤ جوف لب سے (جوف کا وہ حصہ جو ہونٹوں سے قریب ہے)، یاء جوف دہن سے (جوف کا وہ حصہ جو وسط زبان سے قریب ہے)

س: ان حروف کے اور کیا نام ہیں؟

ج: ان کو جوفی اور ہوائی کہتے ہیں۔

س: ان کو جوفی اور ہوائی کیوں کہتے ہیں؟

ج: جوفی تو اس لئے کہ یہ جوف سے نکلتے ہیں اور ہوائی اس لیے کہ ان کی انتہا منہ کی ہوا پر ہوتی ہے۔

س: سترہواں مخرج کیا ہے؟

ج: خیشوم (ناک کا بانسہ)

س: سترہویں مخرج سے کیا ادا ہوتا ہے؟

ج: غنہ ادا ہوتا ہے مراد اس سے وہ غنہ ہے جو نونِ اخفاء میں کیا جاتا ہے اور مدغم با دغام ناقص میں۔

س: غنہ کسے کہتے ہیں؟

ج: غنہ ایک آواز کا نام ہے جو نون اور میم کی ایک صفت ہے۔

س: الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟

ج: (۱) الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہمزہ متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی۔ (۲) الف بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے اور ہمزہ ساکن جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔ (۳) الف کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے اور ہمزہ کلمہ کے شروع اور درمیان اور آخر میں آتا ہے۔ (۴) الف ماقبل کے تابع ہوتا ہے اور ہمزہ الگ پڑھا جاتا ہے۔ (۵) الف ہمزہ کی شکل میں نہیں لکھا جاتا اور ہمزہ الف کی شکل وصورت میں بھی لکھا جاتا ہے۔ (۶) الف پر جزم نہیں لکھی جاتی پھر بھی اس کو ساکن سے تعبیر کرتے ہیں اور ہمزہ پر جزم لکھی جاتی ہے۔ (۷) الف بعض دفعہ دوسرے حرف سے بدلا ہوا ہوتا ہے اور ہمزہ کسی حرف سے بدلا ہوا نہیں ہوتا (۸) الف موٹا بھی پڑھا جاتا ہے اور باریک بھی اور ہمزہ باریک پڑھا جاتا ہے۔ (۹) الف مخرج مقدر سے ادا ہوتا ہے اور ہمزہ مخرج محقق سے ادا ہوتا ہے۔ (۱۰) الف نرمی سے ادا ہوتا ہے اور ہمزہ سختی سے ادا ہوتا ہے۔

س: حرف کے صحیح مخرج معلوم کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اس حرف کو ساکن کرکے اس سے پہلے ہمزہ مفتوحہ لاکر تلفظ کیا جائے اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ٹھہرے تو مخرج صحیح ادا ہوا ورنہ غلط جیسے اَبْ، اَثْ وغیرہ۔

س: تجوید کا موضوع کیا ہے؟

ج: حروف۔

س: موضوع کی کیا تعریف ہے؟

ج: جس شئ کے حالات ذاتیہ کسی فن میں بیان کئے جائیں اس شئ کو اس فن کا موضوع کہتے ہیں۔

س: تجوید کی غایت کیا ہے؟

ج: تصحیح حروف۔

س: غایت کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی کام سے جو نتیجہ مقصود ہوتا ہے اس کو غایت کہتے ہیں۔

س: صرف کتاب سے مخارج پڑھ کر ان کے صحیح ہونے پر اعتماد کر لینا چاہئے یا نہ؟

ج: اعتماد نہ کرنا چاہئے جب تک کسی قاری کو سنا کر تصدیق نہ کرالے۔

✦ ...... ✦ ...... ✦

باب چہارم

صفات لازمہ کے بیان میں

س: چوتھے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات لازمہ بیان کی گئی ہیں۔

س: صفت کا کیا معنی ہے؟

ج: حالت اور کیفیت کو صفت کہتے ہیں۔

س: لازمہ کا کیا معنی ہے؟

ج: ہمیشہ رہنے والی یعنی جب حرف ادا کیا جائے تو وہ حالت اور کیفیت ضرور ہو۔

س: صفات لازمہ کو ذاتیہ اور ضروریہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: ذاتیہ اس لیے کہ یہ حرف کی ذات میں پائی جاتی ہیں اور ضروریہ اس لیے کہ ان کو ادا کرنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ حرف دوسرے حرف سے بدل جاتا ہے۔

س: صفات لازمہ کتنی ہیں؟

ج: سترہ ہیں۔

س: صفات لازمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں۔ (۱) صفات متضادہ (۲) صفات غیر متضادہ۔

س: صفات متضادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: ایسی صفات جو ایک دوسرے کی ضد ہوں یعنی ہر ایک صفت کے مقابل میں دوسری صفت موجود ہو۔

س: صفات متضادہ کتنی ہیں؟

ج: دس ہیں۔

س: صفات غیر متضادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: ایسی صفات جن کی کوئی ضد اور مقابل نہ ہو۔

س: صفات غیر متضادہ کتنی ہیں؟

ج: سات ہیں۔

س: چوتھے باب کی کتنی فصلیں ہیں؟

ج: دو۔

پہلی فصل

صفات متضادہ کے بیان میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات متضادہ بیان کی گئی ہیں۔

س: صفات متضادہ میں سے پہلی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: ہمس۔

س: ہمس کا کیا معنی ہے؟

ج: پستی اور ضعف۔

س: ہمس کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت آواز مخرج میں ایسے ضعف سے ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے جیسے ناس کی سین۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: دس حرفوں میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔ فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ۔

س: ان دس حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں مہموسہ کہتے ہیں۔

س: دوسری صفت کا کیا نام ہے؟

ج: جہر (ہمس کی ضد)

س: جہر کا کیا معنٰی ہے؟

ج: بلندی اور قوت۔

س: جہر کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس بند ہو جاتا ہے جیسے محیط کی طاء۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: مہموسہ کے سوا باقی انیس (عظم وزن قارئ ذی غض جد طلب) حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔

س: جن انیس حروف میں صفت جہر پائی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

ج: مجہورہ۔

س: تیسری صفت کا کیا نام ہے؟

ج: شدت۔

س: شدت کا کیا معنی ہے؟

ج: سختی۔

س: شدت کی تعریف کیا ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی سختی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ بند ہو جاتی ہے جیسے حَرِیْقِ کا قاف۔

س: یہ صفت کتنے اور کونسے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: آٹھ حرفوں میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ۔

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں شدیدہ کہتے ہیں۔

س: چوتھی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: رخاوت (شدت کی ضد)

س: رخاوت کا کیا معنی ہے؟

ج: نرمی۔

س: رخاوت کی تعریف کیا ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ جاری رہتی ہے۔ جیسے مَنْفُوْش کی شین۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: سولہ حروف، آٹھ شدیدہ اور پانچ متوسطہ کے سوا (خُذْ غَثَّ حَظٍّ فُصَّ شَوْصُ زِیِّ سَاہٍ)

س: جن حروف میں صفت رخاوت پائی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

ج: ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں۔

س: حروف متوسطہ کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: پانچ ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرُ ہے۔

س: حروف متوسطہ کیسے ادا کئے جاتے ہیں؟

ج: ان کے ادا ہوتے وقت آواز مخرج میں نہ بالکل رکتی ہے اور نہ بالکل جاری رہتی ہے۔ بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے۔

س: حروف متوسطہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

ج: انکو بین بین بھی کہتے ہیں۔

س: متوسط (توسط) کو شمار کیا جائے تو صفات متضادہ گیارہ ہونی چاہئیں حالانکہ صفات متضادہ دس شمار کی جاتی ہیں ایسا کیوں ہے؟

ج: متوسط (توسط) شدت یا رخاوت کی پوری مقابل نہیں اس لیے اسے الگ شمار نہیں کیا گیا۔

س: پانچویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: استعلاء۔

س: استعلاء کا کیا معنی ہے؟

ج: اوپر کی جانب اٹھنا۔

س: استعلاء کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت زبان (کی جڑ) اوپر تالو کی طرف اٹھتی ہے جیسے مرصاد کی صاد۔ چونکہ زبان اوپر کو اٹھتی ہے اسی وجہ سے یہ حروف موٹے ہوتے ہیں۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: سات حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں

ج: مُستعلیہ۔

س: چھٹی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: استفال (استعلاء کی ضد)

س: استفال کا کیا معنی ہے؟

ج: نیچے رہنا۔

س: استفال کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت زبان (کی جڑ) اوپر نہیں اٹھتی بلکہ نیچے رہتی ہے اسی وجہ سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔ جیسے غیث کی ثاء۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: بائیس حروف میں پائی جاتی ہے جو مستعلیہ کے علاوہ ہیں (ثَبَتَ عِزّ مَنْ یُجَوِّدُ حَرْفَهُ اِذْ سَلْ شَکًا)

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں مستفلہ کہتے ہیں۔

س: ساتویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: اطباق۔

س: اطباق کا کیا معنی ہے؟

ج: لپٹنا اور اچھی طرح ملنا۔

س: اطباق کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس صفت کے ادا ہوتے وقت زبان کا اکثر حصہ (بیچ) اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے خوب بھری ہوئی اور موٹی آواز نکلتی ہے۔ جیسے طارق کی طاء۔

س: یہ صفت کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: چار حروف میں پائی جاتی ہے صاد، ضاد، طا، ظا۔

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف مطبقہ کہتے ہیں۔

س: حروف مستعلیہ اور مطبقہ میں آواز کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

ج: حروف مستعلیہ میں ایک درجہ کی تفخیم (موٹائی) ہوتی ہے اور حروف مطبقہ میں دو درجے کی تفخیم ہوتی ہے۔

س: آٹھویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: انفتاح (اطباق کی ضد)

س: انفتاح کا کیا معنی ہے؟

ج: جدا اور علیحدہ ہونا۔

س: انفتاح کی تعریف کیا ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت زبان کا بیچ تالو سے نہیں لپٹتا بلکہ الگ رہتا ہے جیسے تَابُوت کی تاء۔

س: انفتاح کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: پچیس حروف میں پائی جاتی ہے، مطبقہ کے سوا (مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَهٗ شُرْبُ غَيْثٍ)

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف منفتحہ کہتے ہیں۔

س: نویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: اذلاق۔

س: اذلاق کا کیا معنی ہے؟

ج: زبان اور ہونٹ کے کنارے سے ادا ہونا۔

س: اذلاق کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت آواز مخرج سے آسانی اور جلدی سے نکل جاتی ہے کوئی گرانی نہیں ہوتی جیسے قُلْ کا لام۔

س: اذلاق کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: چھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبِّ ہے۔

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف مذلقہ کہتے ہیں۔

س: دسویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: اصمات (اذلاق کی ضد)

س: اصمات کا کیا معنی ہے؟

ج: روکنا۔

س: اصمات کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت آواز رک کر گرانی سے نکلتی ہے جیسے مَجْذُوْذ کی ذال۔

س: اصمات کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: بائیس حروف میں پائی جاتی ہے۔ مذلقہ کے علاوہ (جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صُدَّ ثِقَةً اِذْوَعْظُهٗ يَحْضُکَ)

س: مذکورہ دس صفات میں سے ہر حرف میں کتنی صفات ضرور پائی جاتی ہیں؟

ج: ہر حرف میں پانچ صفات ضرور ہوں گی۔

س: صفات کس طرح نکالی جائیں؟

ج: جس حرف کی صفات نکالنی ہوں تو شروع سے غور کرو ہر جوڑے کے مجموعہ کو دیکھو اگر وہ حرف اس میں موجود ہو تو وہ صفت ہوگی ورنہ اس کی ضد ہوگی یاد رہے کہ ان صفات متضادہ میں سے ہر حرف میں پانچ صفات ضرور ہوں گی۔

س: ضاد کی مشابہت کون سے حرف سے ہوتی ہے؟

ج: ظا سے۔

س: کیا یہ مشابہت قصداً ہوتی ہے؟

ج: نہیں بلکہ بلا قصد ہوتی ہے۔

س: کیا ضاد کی مشابہت دال سے ہوتی ہے؟

ج: نہیں۔

س: دال کے ساتھ مشابہت کیوں نہیں ہوتی؟

ج: مشابہت کے لیے کوئی شئی مشترک ہونی چاہئے جبکہ ضاد اور دال میں مخرج اور صفات کی وجہ سے بُعد ہے جیسے ان دونوں کا مخرج الگ الگ ہے اور ضاد، دال سے صفت رخاوت، استعلا، اطباق، استطالت کی وجہ سے بُعد رکھتا اس لیے ان دونوں میں مشابہت نہیں ہے۔

س: ضاد، ظا سے کیسے مشابہت رکھتا ہے؟

ج: اکثر صفات میں اشتراک کی وجہ سے تھوڑی مشابہت ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں میں جہر، رخاوت، استعلاء، اطباق، اصمات پائی جاتی ہے ضاد، ظا سے مخرج اور صفت استطالت کی وجہ سے ممتاز ہے۔

دوسری فصل

صفات غیر متضادہ کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات غیر متضادہ بیان کی گئیں ہیں۔

س: صفات غیر متضادہ کی کیا تعریف ہے؟

ج: ایسی صفات کہ جن کی ضد کا کوئی نام مقرر نہ ہو ایسی صفات کو غیر متضادہ کہتے ہیں۔

س: صفات غیر متضادہ کتنی ہیں؟

ج: سات ہیں (صفیر، قلقلہ، لین، انحراف، مشابہت تکرار، تفشی، استطالت)۔

س: پہلی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: صفیر۔

س: صفیر کا کیا معنی ہے؟

ج: مثل سیٹی کے ہونا۔

س: صفیر کی تعریف کیا ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے جیسے عزیز کی زاء۔

س: صفیر کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: تین حروف میں پائی جاتی ہے ز، س، ص۔

س: ان حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں صفیرہ کہتے ہیں۔

س: دوسری صفت کا کیا نام ہے؟

ج: قلقلہ۔

س: قلقلہ کا کیا معنی ہے؟

ج: حرکت اور جنبش۔

س: قلقلہ کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا کرتے وقت مخرج میں ایک جنبش ہوتی ہے۔

س: سب سے زیادہ جنبش کب ہوتی ہے؟

ج: وقف کی حالت میں پھر جب یہ حروف ساکن ہوں اور حالت حرکت میں سب

سے کم جنبش ہوتی ہے۔

س: قلقلہ کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: پانچ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ ہے۔

س: ان پانچ میں سے کس حرف میں قلقلہ زیادہ مشہور ہے؟

ج: قاف میں۔

س: تیسری صفت کا کیا نام ہے؟

ج: لین۔

س: لین کا کیا معنی ہے؟

ج: نرمی۔

س: لین کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت ایسی نرمی ہوتی ہے کہ اگر مد کرنا چاہیں تو کرسکیں جیسے خَوْف اور صَیْف۔

س: لین کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: دو حروف میں پائی جاتی ہے واؤ ساکن اور یائے ساکن جبکہ ان سے پہلے زبر ہو۔

س: ان دونوں کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف لین کہتے ہیں۔

س: چوتھی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: انحراف۔

س: انحراف کا کیا معنی ہے؟

ج: پھرنا اور لوٹنا۔

س: انحراف کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف لوٹتا ہے چنانچہ لام کے ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ راء کے مخرج کی طرف اور راء کے ادا کرتے وقت لام کے مخرج کی طرف لوٹتا ہے۔

س: انحراف کتنے اور کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: دو حروف میں پائی جاتی ہے لام اور راء۔

س: ان دونوں کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف منحرفہ کہتے ہیں۔

س: پانچویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: مشابہت تکرار (تکریر)

س: مشابہت تکرار کا کیا معنی ہے؟

ج: تکرار کی طرح ہونا۔

س: مشابہت تکرار کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت زبان میں رعشہ اور لرزہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں تکرار کی مشابہت ہو جاتی ہے۔

س: مشابہت تکرار کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: صرف راء میں پائی جاتی ہے۔

س: اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: حرف مکرر۔

س: بعض کتابوں میں اس صفت کا نام تکریر یا تکرار ہے اور اس کتاب میں مشابہت تکرار۔ ایسا کیوں ہے؟

ج: صفت کا اصل نام تو تکریر یا تکرار ہی ہے مگر مراد اس تکریر یا تکرار سے مشابہت تکرار ہے لہٰذا مراد کو اصل کی جگہ بیان فرما دیا تا کہ مبتدی غلط مطلب (حقیقی تکرار) لینے سے بچ جائے۔

س: چھٹی صفت کا کیا نام ہے؟

ج: تفشی۔

س: تفشی کا کیا معنی ہے؟

ج: آواز کا منہ میں پھیلنا۔

س: تفشی کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت آواز مخرج میں پھیل کر نکلتی ہے۔

س: تفشی کون سے حروف میں پائی جاتی ہے؟

ج: صرف شین میں پائی جاتی ہے۔

س: اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے حرف تفشی کہتے ہیں۔

س: ساتویں صفت کا کیا نام ہے؟

ج: استطالت۔

س: استطالت کا کیا معنی ہے؟

ج: درازی چاہنا۔

س: استطالت کی کیا تعریف ہے؟

ج: اس (صفت) کے ادا ہوتے وقت مخرج میں حافۂ زبان کے شروع سے آخر حافہ تک آواز کو امتداد یعنی درازی رہتی ہے (جتنا اس کا مخرج طویل ہے اتنی ہی آواز بھی مخرج میں طویل ہو جاتی ہے۔)

س: استطالت کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: صرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔

س: اس حرف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے مستطیل کہتے ہیں۔

+ ..... + ... +

باب پنجم

صفات عارضہ کے بیان میں

س: پانچویں باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات عارضہ بیان کی گئی ہیں۔

س: صفات عارضہ کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ صفات جو کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں (بعض وقت ہوں اور بعض وقت نہ ہوں)

س: پانچویں باب میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: پانچ فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

تفخیم و ترقیق کے بیان میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: تفخیم و ترقیق کا بیان ہے۔

س: تفخیم کسے کہتے ہیں؟

ج: موٹا پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں۔

س: ترقیق کسے کہتے ہیں؟

ج: باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔

س: کونسے حروف ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں؟

ج: سات حروف مستعلیہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ)

س: حروف مستفلہ کیسے پڑھے جاتے ہیں؟

ج: باریک پڑھے جاتے ہیں لیکن ان میں سے چار حروف، بعض صورتوں میں موٹے پڑھے جاتے ہیں۔

س: وہ چار حروف جو مستفلہ ہونے کے باوجود کبھی موٹے پڑھے جاتے ہیں کون سے ہیں؟

ج: (۱) لفظ اللہ کا لام (۲) راء (۳) واوَ مدہ جبکہ اس سے پہلے موٹا حرف ہو۔ (۴) الف جبکہ اس سے پہلے موٹا حرف ہو۔

س: لفظ اللہ کا لام کب موٹا پڑھا جاتا ہے؟

ج: جب اس لام سے پہلے زبر یا پیش ہو جیسے وَاللّٰهُ، رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

س: لفظ اللہ کا لام کب باریک پڑھا جاتا ہے؟

ج: جب اس (لام) سے پہلے زیر ہو جیسے لِلّٰهِ۔

س: لفظ اَللّٰھُمَّ کے لام کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: جو لفظ اللہ کا قاعدہ ہے وہی اَللّٰھُمَّ کا بھی ہے یعنی اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لام پُر ہو گا ورنہ باریک ہو گا۔

س: لفظ اللہ کا لام نہ ہو تو پُر ہو گا یا باریک؟

ج: باریک ہو گا۔

س: راء کن حالتوں میں پُر ہو گی؟

ج: (۱) راء پر زبر یا پیش ہو جیسے رَشَدًا، رُشْدًا۔

(۲) راء ساکن ہو اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو جیسے تَرْجِعُ، تُرْجَعُ۔

(۳) راء ساکن سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔

(۴) راء ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوْا۔

(۵) راء ساکن کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف مفتوح اسی کلمہ میں ہو جیسے مِرْصَادًا۔

(۶) راء وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو تو

راء سے پہلے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو جیسے قدرہ امورہ

س: راء کن حالتوں میں باریک ہوگی؟

ج: مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ بقیہ سب صورتوں میں راء باریک ہوگی مثلاً

(۱) راء کے نیچے زیر ہو جیسے شرب۔

(۲) راء ساکن سے پہلے یائے ساکنہ ہو جیسے خیرہ خبیرہ (وقف میں)

(۳) راء ممالہ جیسے مَجرِیهَا۔

(۴) وہ راء جو وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو جیسے حِجرہ۔

س: روم والی راء اور راء مشددہ کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: یہ دونوں راء اپنی حرکت کے اعتبار سے پڑھی جائیں گی یعنی زبر و پیش میں موٹی، زیر میں باریک۔

س: فِرقٍ کی راء کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: پُر اور باریک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

س: واؤ مدہ کب پُر پڑھی جاتی ہے؟

ج: جب اس سے پہلے کوئی حرف مفخم آجائے جیسے مسطور اور مرصوص۔

س: واؤ کے پر پڑھنے کی صراحت کس کتاب تجوید میں ہے؟

ج: تجوید کی کسی معتبر کتاب میں اس کی صراحت نہیں ہے صرف الف مدہ پر قیاس کیا گیا ہے۔

س: الف کب موٹا پڑھا جاتا ہے؟

ج: جب اس سے پہلے کوئی موٹا حرف آجائے۔

س: جو حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں کیا ان کی موٹائی میں کوئی فرق ہے یا نہ؟

ج: فرق ہے، سب سے زیادہ لفظ اللہ کا لام ہے پھر طاء پھر صاد پھر ضاد پھر ظاء پھر قاف پھر غین اور خاء پھر راء ہے۔

س: کیا الف کی موٹائی میں بھی فرق ہوگا یا نہ؟

ج: جی ہاں! فرق ہوگا مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق پر ہوگا۔

س: حروف مستعلیہ کی تفخیم میں واؤ یا واؤ کی بو ہونی یا نہ؟

ج: نہ ہوگی۔

س: کیا تفخیم میں ہونٹوں کو دخل ہے؟

ج: تفخیم میں ہونٹوں کو بالکل دخل نہیں ہے۔

س: حروف مستفلہ میں اتنی باریکی کی جائے کہ امالۂ صغریٰ پیدا ہو جائے درست ہے یا نہ؟

ج: درست نہیں ہے۔

دوسری فصل

اجتماع مثلین و متجانسین و متقاربین اور ان کے ادغام کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: اجتماع مثلین و متجانسین و متقاربین اور ان کا ادغام بیان کیا گیا ہے۔

س: مثلین کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک قسم کے دو حرفوں کو مثلین کہتے ہیں۔

س: متجانسین کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک مخرج کے دو حرفوں کو متجانسین کہتے ہیں۔

س: متقاربین کسے کہتے ہیں؟

ج: قریب المخرج دو حرفوں کو متقاربین کہتے ہیں۔

س: اجتماع مثلین کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک قسم کے دو حرف پاس پاس آئیں تو اس کو اجتماع مثلین کہتے ہیں۔ (خواہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے جبا هُهُم، خواہ دو کلموں میں ہوں جیسے نَجْمَعَ عِظَامَهُ)

س: اجتماع متجانسین کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک مخرج کے دو حرف پاس پاس جمع ہوں تو اس کو اجتماع متجانسین کہتے ہیں

جیسے زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ۔

س: اجتماع متقاربین کسے کہتے ہیں؟

ج: قریب المخرج دو حرف پاس پاس جمع ہوں تو اس کو اجتماع متقاربین کہتے ہیں جیسے رُسُلُ رَبِّکَ۔

س: اجتماع مثلین، متجانسین اور متقاربین میں کس چیز کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ دونوں حرف پوری صفات کے ساتھ ادا ہوں بالخصوص اَنْقَضَ ظَهْرَکَ اور یَعَضُّ الظَّالِمُ۔ جیسے الفاظ میں بہت ہی اہتمام کی ضرورت ہے۔

س: جہاں دو ہمزے جمع ہوں وہاں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: جہاں دو ہمزے جمع ہوں وہاں خوب صاف صاف دونوں کو ان کے مخرج سے تحقیق کے ساتھ ادا کر کے پڑھنا چاہئے تاکہ سختی دونوں کی پورے طور پر ادا ہو۔

س: کیا ہر جگہ دو ہمزوں کو تحقیق سے پڑھنا چاہئے؟

ج: جی ہاں! سوائے چند الفاظ کے وہ یہ ہیں۔

(۱) ءٰٓالذَّکَرَیْنِ (دو جگہ سورہ انعام میں) (۲) آٰلْئٰنَ (دو جگہ سورہ یونس میں) (۳) آٰللّٰهُ (دو جگہ پہلا سورہ یونس میں اور دوسرا سورہ نمل میں) (۴) ءَاَعْجَمِیٌّ (سورہ حٰمٓ سجدہ میں)

س: مذکورہ بالا الفاظ کو کیسے پڑھتے ہیں؟

ج: پہلے تین (ءٰٓالذَّکَرَیْنِ، آٰلْئٰنَ، آٰللّٰهُ) میں تسہیل اور ابدال ہوتا ہے۔ اور آخری (ءَ اَعْجَمِیٌّ) میں صرف تسہیل ہوتی ہے اور یہ (آخری میں تسہیل) واجب ہے۔

س: تسہیل کسے کہتے ہیں؟

ج: ہمزہ اور الف کے درمیان پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں۔

س: ابدال کسے کہتے ہیں؟

ج: ہمزہ کو خالص الف سے بدل کر پڑھنے کو ابدال کہتے ہیں۔

س: مذکورہ بالا پہلے تین الفاظ میں تسہیل و ابدال سے میں سے کونسا اَولیٰ (بہتر) ہے؟

ج: ابدال اولیٰ ہے۔

س: ابدال کیوں اولیٰ ہے؟

ج: اس لئے کہ تسہیل کے مقابلہ میں حرف میں تبدیلی پورے طور پر (تام) ہوتی ہے۔

س: مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ کہیں اور بھی تسہیل ہوتی ہے؟

ج: تمام قرآن مجید میں روایت حفص میں اور کہیں تسہیل نہیں ہے۔ (لہٰذا اس کے علاوہ ہمزہ کو خوب سختی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے)

س: جب دو ہمزے اصلی ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو ان کو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: ہمزہ ساکن کو پہلے ہمزہ (متحرک) کی حرکت کے موافق بدل کر پڑھنا چاہیئے (یعنی اگر پہلے ہمزہ پر فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے اور کسرہ ہو تو یاء سے اور ضمہ ہو تو واؤ سے بدل کر پڑھنا چاہیئے) جیسے اَءۡمَنُوۡا میں اٰمَنُوۡا، اِءۡمَانٌ میں اِیۡمَانٌ اور اُءۡتُمِنَ میں اُوۡتُمِنَ۔

س: اگر ہمزہ منفردہ ساکنہ کلمہ کے شروع میں ہو اور ہمزہ وصلی سے ابتداء کی جائے تو ان کو پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: اس وقت بھی ہمزہ ساکنہ (ماقبل ہمزہ کی حرکت کے موافق) بدلا جائے گا جیسے اِءۡتُوۡنِیۡ میں اِیۡتُوۡنِیۡ، اِءۡتِ میں اِیۡتِ۔

س: اور اگر ہمزہ وصلی سے ابتدا نہ کی جائے بلکہ ماقبل کے آخری حرف سے ملا کر پڑھا جائے تو پھر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: ہمزہ وصلی گرا کر پڑھیں گے اور ہمزہ ساکنہ کو نہ بدلیں گے جیسے فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِیۡ۔

س: لام تعریف کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: لام تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوتا ہے جیسے اَلۡحَمۡدُ، اَلۡقَمَرُ۔

س: اسم کے شروع کا ہمزہ وصلی کیسا ہوتا ہے؟

ج: اسم کے شروع کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے جیسے اِسْمٌ، اِبْنٌ۔

س: فعل کے شروع کا ہمزہ وصلی کیسا ہوتا ہے؟

ج: فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہو گا جیسے اُقْتُلُوْا، اُدْخُلُوْا وغیرہ اور اگر تیسرا حرف مضموم نہ ہو یا اس کا ضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہو گا جیسے اِذْهَبْ، اِرْجِعْ اور اِمْشُوْا، اِتَّقُوْا، اِيْتُوْا، اِقْضُوْا میں ضمہ عارضی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِمْشِيُوْا، اِتَّقِيُوْا، اِيْتِيُوْا اور اِقْضِيُوْا تھا۔

ادغام کا بیان

س: ادغام کرنا کب ضروری ہوتا ہے؟

ج: اگر دو حرف ایک طرح کے یعنی مکرر یا ایک مخرج یا قریب المخرج اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک (چاہے ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں) تو پہلے (ساکن) کا دوسرے (متحرک) میں ادغام کرنا ضروری ہوتا ہے۔

س: نون ساکنہ کے ادغام کی کیا شرط ہے؟

ج: نون ساکنہ کے ادغام میں دو کلموں کی شرط ہے یعنی نون ساکنہ اور اس کا مدغم فیہ (جس میں ادغام کیا گیا ہو) ایک کلمہ میں نہ ہوں اگر ایک کلمہ میں ہوں گے تو ادغام نہ ہو گا۔

س: ادغام کا کیا معنی ہے؟

ج: دو حرفوں کو ایک کر دینا یعنی پڑھنے میں ایک حرف مشدد معلوم ہو۔

س: ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں (۱) ادغام تام (۲) ادغام ناقص۔

س: ادغام تام کسے کہتے ہیں؟

ج: ادغام کے دو حرفوں میں سے پہلا حرف دوسرے کی طرح ہو جائے جیسے اِذْظَّلَمُوْا کو اِظَّلَمُوْا پڑھیں گے۔

س: ادغام ناقص کسے کہتے ہیں؟

ج: ادغام کے دو حرفوں میں سے پہلے حرف کی کوئی صفت باقی رہے جیسے مِنْ یَّوْمٍ۔

س: مِنْ یَّوْم میں نون کی کون سی صفت باقی ہے؟

ج: غنہ کی صفت باقی ہے۔

س: مدغم کسے کہتے ہیں؟

ج: جن دو حرفوں میں ادغام ہوتا ہے ان میں سے پہلے کو مدغم کہتے ہیں جیسے مِنْ لَّدُنْهُ میں نون مدغم ہے۔

س: مدغم فیه کسے کہتے ہیں؟

ج: جن دو حرفوں میں ادغام ہوتا ہے ان میں سے دوسرے حرف کو مدغم فیه کہتے ہیں جیسے مِنْ لَدُنْهُ میں لام مدغم فیه ہے۔

س: مثلین میں ادغام تام ہوتا ہے یا ناقص؟

ج: مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے۔ جیسے قَدْدَّخَلُوْا، اِذْذَّهَبَ۔

س: مثلین میں کچھ ایسے حروف بھی ہیں جن کا ادغام نہ ہوتا ہو؟

ج: اگر پہلا حرف مدہ ہو اور دوسرا غیر مدہ ہو تو ادغام نہ ہوگا لہٰذا قَالُوْا وَمَا لَنَا، فِيْ يَوْمٍ میں ادغام نہ ہوگا۔

س: حرف مدہ کا غیر مدہ میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لیے کہ ادغام سے حرف مدہ کی مدیت نہیں رہتی جو اس کی ذاتی صفت ہے۔ (ادغام سے غرض رفع ثقالت اور تخفیف فی اللفظ ہوتی ہے لیکن اسی حد تک کہ ادغام سے کوئی خرابی یا کسی اور شیٔ سے التباس نہ ہوتا ہو ورنہ ادغام نہ ہوگا)

س: متجانسین میں ادغام تام ہوتا ہے یا ناقص؟

ج: متجانسین میں ادغام تام اور ناقص دونوں ہوتے ہیں۔

س: کون کون سے متجانسین میں ادغام تام ہوتا ہے؟

ج: (i) دال کا ادغام تاء میں جیسے قَدْتَّبَيَّنَ (ii) تاء کا ادغام دال میں جیسے اَثْقَلَتْ دَّعَوَا (iii) ذال کا ادغام ظاء میں جیسے اِذْظَّلَمُوْا (iv) تاء کا ادغام طاء میں جیسے وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ (v) ثاء کا ادغام ذال میں جیسے یَلْهَثْ ذّٰلِکَ۔

س: حروف حلقی کا ادغام کہاں ہوتا ہے اور کہاں نہیں ہوتا؟

ج: حروف حلقی کا ادغام اپنے ہم جنس اور اپنے متقارب میں نہ ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، فَسَبِّحْهُ اور غیر حلقی میں بھی نہ ہوگا جیسے لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا۔

س: طاء کا ادغام تاء میں تام ہوتا ہے یا ناقص؟

ج: ناقص ہوتا ہے جیسے بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ، فَرَّطْتُّمْ وغیرہ۔

س: یہ ادغام ناقص کیسے ہوتا ہے؟

ج: چونکہ اس میں طاء کی صفت اطباق باقی ہے اس لیے یہ ادغام ناقص ہے۔

س: طاء کا ادغام تاء میں تام کرنا کیسا ہے؟

ج: غلط ہے۔

س: متقاربین میں ادغام تام ہوتا ہے یا ناقص؟

ج: تام اور ناقص دونوں ہوتے ہیں۔

س: متقاربین کے کون کون سے حروف میں ادغام تام ہوتا ہے؟

ج: (i) لام کا ادغام راء میں جیسے قُلْ رَّبِّ (ii) نون ساکن وتنوین کا ادغام راء میں جیسے مِنْ رَّبِّ، ثَمَرَةٍ رِّزْقًا (iii) نون ساکن وتنوین کا ادغام لام میں جیسے اِنْ لَّمْ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ (iv) باء کا ادغام میم میں جیسے اِرْكَبْ مَّعَنَا (بطریق شاطبیہ)

س: کون کون سے متقاربین میں ادغام ناقص ہوتا ہے؟

ج: نون ساکن وتنوین کا ادغام یاء اور واؤ میں ناقص ہوتا ہے جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّلِيٍّ، وَرَعْدٌ وَّ بَرْقٌ يَّجْعَلُ۔

س: مذکورہ الفاظ میں ادغام ناقص کیسے ہوتا ہے؟

ج: چونکہ نون کی صفت غنہ باقی ہے اس لیے یہ ادغام ناقص ہوتا ہے۔

س: نون ساکن وتنوین کا ادغام میم میں کیسا ہوتا ہے؟

ج: مختلف فیہ ہے، یعنی بعض کے نزدیک ادغام تام اور بعض کے نزدیک ادغام ناقص یہ اختلاف اس وجہ سے ہے کہ بعض کے نزدیک غنہ مدغم یعنی نون کا ہے

اور بعض کے نزدیک مدغم فیہ (میم) کا ہے۔

س: لام قُل، بَل اور ھَل کا ادغام نون میں ہوگا یا نہ؟

ج: ادغام نہ ہوگا۔ جیسے قُلْ نَعَمْ، هَلْ نَدُلُّكُمْ، بَلْ نَظُنُّكُمْ۔

س: اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام تام ہوگا یا ناقص؟

ج: دونوں ہوں گے یعنی تام اور ناقص۔ اگر صفت استعلاء کو باقی رکھا تو ناقص ہوگا اور بالکل بدل کر پڑھا تو تام ہوگا اور یہی (تام) اولیٰ ہے۔

س: اِرْكَبْ مَعَنَا اور يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں اظہار کیسا ہے؟

ج: جائز ہے (بطریق طیبہ)

س: نٓ وَ الْقَلَمِ اور يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں اظہار ہوتا ہے یا ادغام؟

ج: دونوں جائز ہیں (اظہار بطریق شاطبیہ اور ادغام بطریق طیبہ) لیکن اظہار اکثر رائج ہے۔

تیسری فصل

نون ساکن وتنوین کے بیان میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: نون ساکن وتنوین کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

س: نون ساکن کسے کہتے ہیں؟

ج: نون ساکن وہ ہے جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔

س: نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

ج: ایسا نون ساکنہ زائدہ جو کلمہ کے آخر میں لاحق ہوتا ہے اسے تنوین یا نون تنوین کہتے ہیں۔

س: نون تنوین کی مروجہ شکل کیا ہے؟

ج: آج کل مروجہ شکل یہ ہے کہ تنوین کے مواقع میں بجائے ایک حرکت کے دو حرکت لکھ دیتے ہیں جیسے اً، اٍ، اٌ۔

س: نون ساکن وتنوین کی آواز میں کیا فرق ہے؟
ج: کوئی فرق نہیں دونوں کی آواز یکساں ہوتی ہے جیسے ہمزہ نون زبر اَنْ اور ہمزہ دو زبر اً۔
س: تنوین کلمہ کے شروع میں ہوتی ہے یا آخر میں؟
ج: تنوین ہمیشہ کلمہ کے آخر میں ہوتی ہے۔
س: نون ساکن اور تنوین کے کتنے حکم ہیں؟
ج: چار حکم ہیں (i) اظہار (ii) ادغام (iii) اقلاب (iv) اخفاء۔
س: اظہار کا کیا معنی ہے؟
ج: لغوی معنی ہے ظاہر کرکے پڑھنا اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ نون کے مخرج میں زبان لگا کر بغیر دیر لگائے ادا کرنا۔
س: نون ساکن وتنوین کا اظہار کب ہوتا ہے؟
ج: اظہار اس وقت ہوتا ہے جب نون ساکن یا تنوین کے بعد کوئی حرف حلقی آجائے چاہے ایک کلمہ میں ہو جیسے اَنْعَمْتَ یا دو کلموں میں جیسے مَنْ عَمِلَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔
س: اس اظہار کا کیا نام ہے؟
ج: اسے اظہار حلقی یا حقیقی کہتے ہیں۔

س: ادغام کا کیا معنی ہے؟
ج: ادغام کا معنی یہ ہے کہ دو حرفوں کو ایک کر دینا۔
س: نون ساکن وتنوین کا ادغام کب ہوتا ہے؟
ج: جب نون ساکن وتنوین ایک کلمہ کے آخر میں ہو اور دوسرے کلمہ کے شروع میں حروف یرملون میں سے کوئی حرف آجائے۔
س: اس ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج: اس کی دو قسمیں ہیں۔ (i) ادغام بالغنہ (ii) ادغام بلاغنہ۔
س: ادغام بالغنہ کب ہوتا ہے؟

ج: جب نون ساکن وتنوین کے بعد یَنْمُوْ کے چار حرفوں میں سے کوئی آ جائے جیسے مَنْ یَّقُوْلُ، مِنْ وَّلِيّ، مِنْ مَّنْ، مِنْ نَّبِيّ۔

س: ادغام بلاغنہ کب ہوتا ہے؟

ج: جب نون ساکن وتنوین کے بعد لام یا راء آ جائے جیسے مِنْ لَّبَنٍ، مِنْ رَّبِّکَ۔

س: دُنْیَا، صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ اور بُنْیَانٌ میں ادغام ہوتا ہے یا نہ؟

ج: ان الفاظ میں ادغام نہیں ہوتا اس لیے کہ نون اور یاء اور نون اور واؤ ایک ہی کلمہ میں ہیں (اور نون کے ادغام کی یہ شرط ہے کہ ایک کلمہ میں نہ ہوں) لہٰذا ادغام نہیں ہوتا بلکہ اظہار ہوتا ہے اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

س: اقلاب کا کیا معنی ہے؟

ج: اقلاب کا معنی ہے بدلنا اور اصطلاح قراء میں نون ساکن وتنوین کو میم سے بدلنے کو اقلاب کہتے ہیں۔

س: اقلاب کب ہوتا ہے؟

ج: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد باء آ جائے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں تو نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ (اور اخفاء) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جیسے مِنْۢ بَعْدِ، سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ، اَنْۢبَآءٌ۔

س: اخفاء کا کیا معنی ہے؟

ج: اخفاء کا معنی ہے چھپانا اور اصطلاح قراء میں نون کی آواز ناک میں چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں۔

س: نون ساکن وتنوین کا اخفاء کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی اور حروف یرملون اور باء کے علاوہ باقی پندرہ (الف، ساکن حرف کے بعد نہیں آتا) حرفوں میں سے کوئی حرف آ جائے خواہ ایک کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں تو اخفاء ہو گا جیسے مِنْ شَرِّ، شَيْءٍ شَهِیْدٌ، اَنْفُسَهُمْ۔ اسے اخفاء حقیقی کہتے ہیں۔

س: اخفاء کی ادائیگی کیسے ہو گی؟

ج: نون ساکن وتنوین کو اپنے مخرج کے قریب زبان لگا کر فقط خیشوم سے غنہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

س: اخفاء کے پندرہ حروف کون سے ہیں؟

ج: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

س: نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر فاء آئے تو بعض لوگ ادغام ناقص کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ درست نہیں ہے۔

چوتھی فصل

میم ساکن کے بیان میں

س: چوتھی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: میم ساکن کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

س: میم ساکن کے کتنے حکم ہیں؟

ج: تین حکم ہیں (۱) اخفاء (۲) ادغام (۳) اظہار۔

س: میم ساکن کا اخفاء کب ہوتا ہے؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد باء آجائے تو وہاں اخفاء ہوگا۔ جیسے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔

س: مذکورہ اخفاء کا پورا نام کیا ہے؟

ج: اسے اخفاء شفوی کہتے ہیں (میم ساکن کے احکام میں شفوی کی قید اس لیے لگاتے ہیں کہ میم شفوی ہے یعنی ہونٹوں سے ادا ہوتا ہے)

س: میم ساکن کے بعد باء آئے تو اظہار کرنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے مگر اخفاء اولیٰ ہے۔

س: میم ساکن کا ادغام کب ہوتا ہے؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد دوسرا میم آجائے تو ادغام ہوگا جیسے وَكَمْ مِّنْ اسے ادغام مثلین کہتے ہیں۔

س: میم ساکن کا اظہار کب ہوتا ہے؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد علاوہ باء اور میم کے دوسرا حرف ہو تو اظہار ہوگا جیسے اَنْعَمْتَ۔ اس کو اظہار شفوی کہتے ہیں۔

س: اگر میم ساکن کے بعد واؤ یا فاء آجائے تو اخفاء کرنا یا میم کو تھوڑی سی حرکت دینا کیسا ہے؟

ج: دونوں طریقے بالکل غلط ہیں اور غلط پڑھنے والوں کی ایجاد ہیں۔

س: جب نون یا میم مشدد ہوں تو غنہ کتنی دیر کرنا چاہئے؟

ج: ایک الف کی مقدار غنہ کرنا واجب ہے۔

س: حرف غنہ کسے کہتے ہیں؟

ج: نون اور میم میں سے ہر ایک کو حرف غنہ کہتے ہیں۔

س: الف کی مقدار کیا ہے؟

ج: کھلی ہوئی انگلی کو متوسط طریقے سے (نہ بہت جلدی نہ بہت دیر سے) بند کر لے یا بند کو کھول لے جتنی دیر اس میں لگتی ہے یہ الف کی مقدار ہے۔

پانچویں فصل

لام تعریف کے بیان میں

س: پانچویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: لام تعریف کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

س: لام تعریف کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے جو الف لام لایا جاتا ہے اس میں لام کو لام تعریف کہتے ہیں۔

س: لام تعریف کا اظہار کب ہوتا ہے؟

ج: چودہ حروف (اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ) میں سے کسی پر داخل ہو تو لام کا اظہار ہوگا جیسے اَلْحَمْدُ۔

س: ان حروف کا کیا نام ہے؟

ج: انہیں (ابغ حجک و خف عقیمہ) حروف قمریہ کہتے ہیں۔

س: حروف قمریہ کے شروع میں جو لام تعریف آتا ہے اسے ان حروف کی وجہ سے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے لام قمریہ کہتے ہیں۔

س: لام تعریف کا ادغام کب ہوتا ہے؟

ج: اگر حروف قمریہ کے علاوہ بقیہ چودہ (الف، لام تعریف کے بعد نہیں آتا) حروف میں سے کسی پر لام داخل ہو تو ادغام ہو گا یعنی لام وہی حرف بن جائے گا جیسے اَلتَّابُوْتُ میں لام تاء ہو گیا۔

س: حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں شمسیہ کہتے ہیں۔

س: حروف شمسیہ کے شروع میں جو لام تعریف آتا ہے اسے ان حروف کی نسبت سے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے لام شمسیہ کہتے ہیں۔

س: حروف قمریہ، شمسیہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج: چاند کی روشنی ستاروں کی روشنی کو اپنے اندر جذب نہیں کرتی بخلاف آفتاب کے کہ اس کی روشنی ستاروں کی چمک اور روشنی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے پس لام تعریف ستاروں کی طرح ہے اور حروف قمریہ چاند اور حروف شمسیہ سورج کی طرح ہیں۔

س: فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ میں لام کا ادغام تاء میں کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لیے کہ یہ لام تعریف کا نہیں ہے بلکہ اصل ہے۔

س: فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ کے لام کا ادغام تاء میں کرنا کیسا ہے؟

ج: بالکل غلط ہے۔
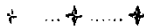
چھٹا باب

مد کے بیان میں

س: چھٹے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مد کا بیان ہے۔

س: چھٹے باب میں کتنی فصول ہیں؟

ج: دو۔

پہلی فصل

مد کی تعریف اور اس کی اقسام کے بیان میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مد کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

س: مد کا کیا معنی (لغوی) ہے؟

ج: دراز کرنا اور کھینچنا۔

س: مد کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

ج: حروف مدہ کو لمبا کرنا مد کہلاتا ہے۔

س: حروف مدہ کتنے ہیں؟

ج: تین ہیں (i) الف ساکن جبکہ اس سے پہلے زبر ہو جیسے قَالَ (ii) واؤ جبکہ ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے قُوْلُوْا (iii) یاء جبکہ ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو جیسے قِیْلَ۔

س: حروف مدہ میں سے کونسا حرف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے؟

ج: الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے (البتہ واؤ اور یاء لین اور متحرک بھی ہوتے ہیں)

س: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: مد کی دو قسمیں ہیں (i) مد اصلی (ii) مد فرعی۔

س: مد اصلی کسے کہتے ہیں؟

ج: حرفِ مد کے بعد نہ ہمزہ ہو اور نہ سکون ہو جیسے نُوْحِیْھَا (یعنی اس کا مد ہونا کسی سبب پر موقوف نہ ہو)

س: مد کے کتنے سبب ہیں؟

ج: دو سبب ہیں (i) ہمزہ (ii) سکون (سکون محض یا تشدید)

س: مد اصلی کی کیا مقدار ہے؟

ج: ایک الف کے برابر۔

س: الف کی مقدار معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: متوسط طریقے سے کھلی انگلی کو بند کر لینا یا بند انگلی کو کھول لینا۔

س: حروف مدہ کو ایک الف کے برابر نہ کھینچے تو کیا خرابی لازم آتی ہے؟

ج: حروف مدہ پورے طور پر ادا نہ ہوں گے بلکہ صرف حرکت ہی حرکت رہ جائے گی جیسے وَلَمْ یُوْلَدْ میں وَلَمْ یُلَدْ۔

س: مد فرعی کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون آجائے تو (ایسے مدہ پر جو مد ہوتی ہے) اسے مد فرعی کہتے ہیں۔

س: مد فرعی کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: نو قسمیں ہیں۔ ۱۔ مد متصل ۲۔ مد منفصل ۳۔ مد لازم کلمی مخفف ۴۔ مد لازم حرفی مخفف ۵۔ مد لازم کلمی مثقل ۶۔ مد لازم حرفی مثقل ۷۔ مد لازم لین ۸۔ مد عارض وقفی ۹۔ مد عارض لین۔

س: مد متصل کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مدہ اور ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں تو اس کو مد متصل اور مد واجب کہتے ہیں جیسے جَآءَ۔

س: مد متصل کی مقدار کیا ہے؟

ج: تین یا چار الف۔

س: مد متصل میں طول ہوتا ہے یا توسط یا قصر؟

ج: مد متصل میں توسط ہوتا ہے۔

س: مد منفصل کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مدہ ایک کلمہ کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کو مد منفصل اور جائز کہتے ہیں۔ جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔

س: مد منفصل کی مقدار کیا ہے؟

ج: تین یا چار الف۔

س: مد منفصل میں طول ہوتا ہے یا توسط یا قصر؟

ج: مد منفصل میں بھی توسط ہوتا ہے اور قصر بھی جائز ہے۔ (بطریق جزری)

س: جب کئی مد منفصل جمع ہو جائیں تو کہیں توسط اور کہیں قصر کرنا کیسا ہے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ سب میں توسط کرے یا قصر اور اگر بعض میں توسط اور بعض میں قصر کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے۔

س: مد لازم کلمی مخفف کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مد کے بعد سکون لازمی کلمہ میں واقع ہو یعنی وقف کرنے کی وجہ سے سکون نہ ہو تو اس کو مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ۔

س: مد لازم حرفی مخفف کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مد کے بعد سکون (لازمی) حرف (حروف مقطعات) میں واقع ہو تو اس کو مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے قٓ، نٓ۔

س: قٓ اور نٓ میں کون سا حرف مد ہے؟

ج: قٓ پڑھنے میں قاف کی طرح پڑھا جاتا ہے الف سے پہلے زبر ہے اور اس کے بعد فاء ساکن ہے۔ اسی طرح نٓ پڑھنے میں نُوْن کی طرح پڑھا جاتا ہے واؤ سے پہلے پیش ہے اور اس کے بعد نون ساکن ہے۔

س: مد لازم کلمی مثقل کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مد کے بعد تشدید کلمہ میں ہو تو اسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

س: مد لازم حرفی مثقل کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مد کے بعد تشدید حرف میں ہو تو اس کو مد لازم حرفی مثقل کہتے ہیں۔ جیسے الٓمّٓ (میں لام کے الف پر)

نوٹ: مذکورہ بالا چار قسمیں مد لازم کی ہیں۔

س: مذکورہ بالا مد لازم کی اقسام میں طول ہوتا ہے یا توسط یا قصر؟

ج: طول ہوتا ہے۔

س: مد لازم کی مقدار کیا ہے؟

ج: چار یا پانچ الف۔

س: مد لازم کی مقدار چار یا پانچ الف سے کم جائز ہے یا نہ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س: سورۂ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ کو لفظ اللہ سے ملا کر پڑھیں تو مد کیا جائے یا نہ؟

ج: مد کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔

س: مد عارض وقفی کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف مد کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ سے ہو تو اس کو مد عارض وقفی کہتے ہیں جیسے نَسْتَعِیْنْ۔

س: مد عارض لین کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو اس کو مد عارض لین کہتے ہیں جیسے وَالصَّیْفْ، مِنْ خَوْفْ۔

س: مد عارض وقفی اور مد عارض لین میں طول ہوتا ہے یا توسط یا قصر؟

ج: طول، توسط اور قصر تینوں جائز ہیں فرق اتنا ہے کہ مد عارض وقفی میں طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر اور مد عارض لین میں قصر اولیٰ ہے پھر توسط اور پھر طول۔

س: مد لین لازمی کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو تو اس کو مد لین لازمی کہتے ہیں جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کی عین۔

س: مد لین لازمی میں طول ہوتا ہے یا توسط یا قصر؟

ج: قصر نہایت ضعیف ہے توسط وطول ہوگا اور طول اولیٰ ہے۔

دوسری فصل

اجتماع ساکنین کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: اجتماع ساکنین کا بیان ہے۔

س: اجتماع ساکنین کسے کہتے ہیں؟

ج: دو ساکن حرفوں کے اکٹھے ہونے کو اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔

س: اجتماع ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو (۱) اجتماع ساکنین علی حدہ (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ۔

س: اجتماع ساکنین علی حدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جب دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں تو اسے اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔

س: اجتماع ساکنین علی حدہ کا کیا حکم ہے؟

ج: پہلا ساکن اگر حرف مدہ ہو تو اسے باقی رکھ کر خوب کھینچ کر پڑھتے ہیں جیسے آلْـٰٔنَ، دَآبَّةٌ۔

س: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوں اس طرح کہ پہلا ساکن ایک کلمہ کے اخیر

میں اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں تو اس کو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔

س: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا کیا حکم ہے؟

ج: (۱) اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو اس کو گرا کر بلا کھینچے پڑھیں گے، جیسے قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالُوا الْئٰنَ، فِي الْاَرْضِ۔

(۲) اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو تو اسے کسرہ دے کر پڑھیں گے، جیسے اَمِ ارْتَابُوا، مَنِ ارْتَضٰی۔

(۳) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو بجائے کسرہ کے ضمہ دے کر پڑھیں گے جیسے عَلَيْهِمُ الْقِتَال۔

(۴) اگر پہلا ساکن مِنْ حرف جر (کا نون) ہے تو اسے فتحہ دے کر پڑھیں گے جیسے مِنَ الَّذِيْنَ۔

س: پہلا ساکن نون تنوین ہو تو اسے کیا حرکت دیں گے؟

ج: کسرہ دیں گے جیسے اَلْيِمَانِ الَّذِیْ کہ اصل میں اَلْيُمَا الَّذِیْ تھا۔

س: الٓمّٓ اللّٰه (آل عمران) میں بحالت وصل میم کو کون سی حرکت دی جائے گی؟

ج: بجائے کسرہ کے فتحہ دے کر پڑھیں گے۔ (الٓمَّ اللّٰه)

✦ ...... ✦ ...... ✦
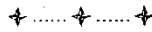
ساتواں باب

وقف کے بیان میں

س: ساتویں باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: وقف کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

پہلی فصل

وقف کی تعریف اور اس کی صورتوں میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: وقف کی تعریف اور اس کی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

س: وقف کہاں ہوتا ہے؟

ج: وقف کلمہ کے اخیر پر ہوتا ہے۔

س: اخیر کلمہ پر وقف کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج: تین صورتیں ہیں (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالاشمام (۳) وقف بالروم۔

س: وقف بالاسکان کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کے آخری حرف غیر موصول پر سانس توڑ کر ٹھہرنا، اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

س: غیر موصول سے کیا مراد ہے؟

ج: ایسا کلمہ جو بعد والے کلمہ سے ملا کر نہ لکھا گیا ہو اسے غیر موصول یا مقطوع بھی کہتے ہیں۔

س: وقف بالاشمام کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کے اخیر حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں کو اس طرح گول کرنا کہ جس طرح واؤ کے ادا کرنے میں کیا جاتا ہے اسے وقف بالاشمام کہتے ہیں۔

س: وقف بالاشمام نابینا آدمی معلوم کر سکتا ہے یا نہ؟

ج: نابینا آدمی معلوم نہیں کر سکتا صرف دیکھنے والا معلوم کر سکتا ہے۔

س: وقف بالروم کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کے اخیر حرف پر اس طرح سانس توڑنا کہ تھوڑی سی حرکت یعنی حرکت کا تہائی حصہ باقی رہے اسے وقف بالروم کہتے ہیں۔

س: وقف بالروم کو دور والا معلوم کر سکتا ہے؟

ج: نہیں، صرف قریب والا سن سکتا ہے۔

س: وقف بالاسکان کون سی حرکتوں میں ہوتا ہے؟

ج: وقف بالاسکان تینوں حرکتوں (فتحہ، کسرہ، ضمہ) میں ہوتا ہے۔

س: وقف بالروم کون کون سی حرکتوں میں ہوتا ہے؟

ج: وقف بالروم ضمہ اور کسرہ میں ہوتا ہے۔

س: وقف بالاشمام کون کون سی حرکتوں میں ہوتا ہے؟

ج: وقف بالاشمام صرف ضمہ میں ہوتا ہے۔

س: وقف بالروم طول و توسط کی حالت میں ہوتا ہے یا نہ؟

ج: صرف قصر کی حالت میں ہوتا ہے طول توسط میں نہیں ہوتا۔

س: وقف بالاشمام کون کون سی حالتوں میں ہوتا ہے؟

ج: وقف بالاشمام قصر و توسط و طول تینوں حالتوں میں ہوتا ہے۔

س: اگر آخری حرف پر تنوین ہو تو وقف بالروم کیسے ہوگا؟

ج: ایک ہی ضمہ اور ایک ہی کسرہ کی تہائی حرکت پڑھی جائے گی اور تنوین حذف ہو جائے گی۔

س: اگر حالت وقف میں :: مد یعنی متصل اور عارض وقفی جمع ہو جائیں تو طول ہوگا یا [illegible]ط یا قصر''

ج: قصر ناجائز ہے، توسط بہتر ہے اور طول بھی جائز ہے۔

س: قصر کیوں ناجائز ہے؟

ج: اس لیے کہ اس میں سبب اصلی (ہمزہ) کا لغو ہونا اور سبب عارضی (سکون عارضی) کا اعتبار ہونا لازم آئے گا۔

س: اگر کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو تو وقف کیسے ہوگا؟

ج: بس سانس توڑ کر ٹھہرنا چاہیے جیسے مِنْکُمْ، عَنْکُمْ۔

س: اگر آخری حرف متحرک ہو (زبر، دوزیر، دوپیش) تو وقف کیسے ہوگا؟

ج: متحرک حرف کو ساکن کر کے سانس توڑنا چاہیے جیسے العٰلَمِیْنَ، (العٰلَمِیْنْ)، رَحِیْمٌ (رَحِیْمْ)، مُبِیْنٌ (مُبِیْنْ)

س: اگر آخری حرف پر دو زبر ہوں تو وقف کیسے کرنا چاہیے؟

ج: تنوین کو الف سے بدل کر سانس توڑ کر ٹھہرنا چاہیے جیسے غَفُوْرًا (غَفُوْرَا)

س: اگر آخری حرف پر گول ۃ ہو تو وقف کیسے کرنا چاہیے؟

ج: اس تاء کو ھا ساکنہ سے بدل کر ٹھہرنا چاہیے۔ جیسے فَجَرَۃٌ (فَجَرَہْ)

س: ایسی تاء جو بصورت ہ لکھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے تاءِ مُدَوَّرَہ کہتے ہیں۔

س: تاء مدورہ پر روم و اشمام ہوتا ہے یا نہ؟

ج: نہیں ہوتا۔

س: دو زبر والی تنوین اور تاءِ مدوّرہ پر کون سا وقف ہے؟

ج: وقف بالابدال۔

س: روم اور اشمام حرکت عارضی میں ہوتا ہے یا نہ؟

ج: حرکت عارضی میں روم و اشمام نہیں ہوتا۔ جیسے اَنْذِرِ النَّاسِ۔ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ۔

س: آخری حرف مشدد ہو تو روم و اشمام میں تشدید باقی رہے گی یا نہ؟

ج: باقی رہے گی۔

س: وقف کہاں کرنا چاہیے؟

ج: پکی آیت پر یا جہاں وقف کی نشانیوں میں سے کوئی معتبر نشانی ہو۔

س: پکی آیت کی نشانی کیا ہے؟

ج: O (گول دائرہ) پکی آیت کی نشانی ہے۔

س: وقف کی کون کون سی معتبر نشانیاں ہیں؟

ج: م، ط، ج۔

س: ''م'' سے کیا مراد ہے؟

ج: یہ وقف لازم کی نشانی ہے۔

س: ''ط'' کس کی علامت ہے؟

ج: وقف مطلق کی علامت ہے۔

س: ''ج'' کس کی نشانی ہے؟

ج: وقف جائز کی نشانی ہے۔

س: مندرجہ بالا نشانیوں میں کیا ترتیب ہے؟

ج: پکی آیت پھر ''م'' پھر ''ط'' اور پھر ''ج'' کا مرتبہ ہے۔

س: وقف اختیاری کسے کہتے ہیں؟

ج: بغیر کسی مجبوری کے جو وقف استراحت کے لیے کیا جائے اسے وقف اختیاری کہتے ہیں۔

س: وقف اضطراری کسے کہتے ہیں؟

ج: سانس کی تنگی یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے جو وقف کیا جائے اسے وقف اضطراری کہتے ہیں۔

س: وقف اضطراری میں وقف کے قواعد کا لحاظ رکھنا چاہیے یا نہ؟

ج: وقف کے قاعدے کے موافق سانس توڑ کر ٹھہرنا چاہیے۔

س: وقف اضطراری میں کہاں سے اعادہ یا ابتداء کرنا چاہیے؟

ج: جس کلمہ پر سانس توڑا ہے یا تو اسی کلمہ سے یا اس سے پہلے کلمہ سے ضرور لوٹانا چاہیے تاکہ کلام مسلسل ہو جائے۔

س: حرکت کو باقی رکھ کر سانس توڑنا کیسا ہے؟

ج: جاہلوں کا طریقہ ہے اور قاعدہ کے بالکل خلاف ہے اس کو نہ وقف کہتے ہیں نہ وصل کیوں کہ وقف میں آخری حرف کو ساکن کرنا ضروری ہے اور وصل میں اگلے کلمہ سے ملا کر پڑھنا ضروری ہے اور صورت مذکورہ میں ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں۔

دوسری فصل

وقف کی اقسام میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: وقف کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

س: وقف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: وقف کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح۔

س: وقف تام کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ایسی جگہ وقف کیا جائے کہ بعد والے کلمہ سے لفظی و معنوی کوئی تعلق نہ ہو تو اس کو وقف تام کہتے ہیں جیسے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۔

س: وقف تام کا کیا حکم ہے؟

ج: مابعد سے قرأت شروع کرے ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

س: ماقبل اور مابعد کسے کہتے ہیں؟

ج: دو حرفوں میں سے جو حرف داہنی طرف ہو اسے ماقبل اور جو بائیں طرف ہو اسے مابعد کہتے ہیں جیسے رب میں راء، باء کے ماقبل ہے اور باء، راء کے مابعد ہے۔

س: وقف کافی کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ایسی جگہ وقف کیا جائے کہ بعد والے کلمہ سے تعلق معنوی ہے تو اسے وقف کافی کہتے ہیں جیسے یُنْفِقُوْنَ۝ یُوْقِنُوْنَ۝

س: وقف کافی کا کیا حکم ہے؟

ج: مابعد سے قراءت شروع کرے ماقبل سے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

س: وقف حسن کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ایسی جگہ وقف کیا جائے کہ بعد والے کلمہ سے لفظی تعلق ہے تو اسے وقف حسن کہتے ہیں۔

س: وقف حسن کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر آیت پر وقف کیا ہے تو مابعد سے شروع کرے ورنہ ماقبل سے اعادہ کرے یا جس لفظ پر وقف کیا ہے اس سے اعادہ کرے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف کیا تو یہ وقف حسن ہے لیکن الحمد سے اعادہ کرنا چاہئے۔

س: وقف قبیح کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ایسے کلمہ پر وقف کیا کہ مابعد سے لفظی و معنوی دونوں تعلق ہیں تو اسے وقف قبیح کہتے ہیں جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں صرف مٰلِکِ پر وقف کرنا۔

س: وقف قبیح کا حکم کیا ہے؟

ج: ماقبل سے اعادہ ضروری ہے (بلا اضطرار ایسے کلمہ پر وقف جائز نہیں اگر اضطراراً وقف کرے تو جائز ہے)

س: وقف کلمہ کے آخری حرف پر ہوتا ہے یا درمیان میں؟

ج: وقف ہمیشہ کلمہ کے آخری حرف پر ہوتا ہے درمیان کلمہ میں وقف درست نہیں ہے۔

س: وقف کرنے کے بعد ابتداء قرأت کلمہ کے شروع سے ہوتی ہے یا درمیان سے؟

ج: ہمیشہ کلمہ کے شروع سے ابتداء ہوتی ہے درمیان کلمہ سے ابتداء درست نہیں ہے۔

س: قرآن مجید میں وہ کون سے کلمات ہیں جن میں وقف الف کے ساتھ کرنا چاہئے اور وصل میں الف نہیں پڑھنا چاہئے؟

ج: (۱) لفظ اَنَا (ضمیر متکلم) تمام قرآن میں جہاں بھی آئے (۲) لٰکِنَّا سورہ کہف میں (۳) الظُّنُوْنَا (۴) الرَّسُوْلَا (۵) السَّبِیْلَا یہ تینوں لفظ سورہ احزاب میں (۶) سَلٰسِلَا سورہ دہر میں (۷) پہلا قَوَارِیْرَا سورہ دہر میں۔

س: سَلٰا سِلٰا میں الف کے بغیر وقف کرنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے یعنی سَلٰا سِلْ۔

س: اَنَا سِیَّ کَثِیْرًا، اَنَا مِلَ، مَنْ اَنَابَ، اَنَابُوْا وغیرہ الفاظ میں لفظ اَنَا پر وقف الف کے ساتھ ہوگا یا الف کے بغیر؟

ج: یہاں وقف ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ اَنَا ضمیر نہیں ہے پھر کلمہ کے آخر میں وقف ہوتا ہے درمیان کلمہ میں نہیں۔

س: قرآن مجید میں کتنی جگہ سکتہ ہے؟

ج: چار جگہ سکتہ ہے (روایۃً) (۱) سورہ کہف میں لفظ عِوَجًا کے الف پر (۲) سورۂ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا کے الف پر (۳) سورۂ قیامہ میں مَنْ رَاقٍ کے نون پر (۴) سورہ مطففین میں بَلْ رَانَ کے لام پر۔

س: سکتہ کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کے آخری حرف پر آواز بند کر دینا اور سانس نہ توڑنا سکتہ کہلاتا ہے۔

س: سکتہ اور وقف میں کیا فرق ہے؟

ج: سکتہ میں صرف آواز توڑتے ہیں اور وقف میں آواز اور سانس دونوں توڑتے ہیں۔

س: سکتہ وقف کے حکم میں ہے یا نہ؟

ج: سکتہ وقف کے حکم میں ہوتا ہے۔

س: عِوَجًا پر سکتہ تنوین کے ساتھ ہوگا یا تنوین کے بغیر؟

ج: تنوین کو الف سے بدل کر سکتہ کیا جائے گا کیونکہ سکتہ وقف کے حکم میں ہے۔

س: مذکورہ چار جگہوں پر اگر کوئی سکتہ نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

ج: سکتہ نہ کیا جائے تو بھی جائز ہے (بطریق جزری)

س: سکتہ نہ کرنے کی صورت میں عِوَجًا قَیِّمًا، مَنْ رَاقٍ، بَلْ رَانَ میں کیا قاعدہ ہوگا؟

ج: عِوَجًا قَیِّمًا میں اخفاء اور مَنْ رَّاقٍ، بَلْ رَّانَ میں ادغام ہوگا۔

س: عوام میں جو سورہ فاتحہ میں سات جگہ سکتہ مشہور ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ سخت غلط اور بے اصل بات ہے۔

تتمہ

ہائے ضمیر کے بیان میں

س: تتمہ کسے کہتے ہیں؟

ج: کتاب کی تکمیل کے لیے جو مضمون لایا جائے اسے تتمہ کہتے ہیں۔

س: تتمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: ہائے ضمیر کا بیان ہے۔

س: ہائے ضمیر کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کے آخر میں مثل کاف کے جو ہا لاحق ہوتی ہے اسے ہائے ضمیر کہتے ہیں۔

س: ہائے ضمیر کب مضموم ہوتی ہے؟

ج: اگر ہائے ضمیر سے پہلے کوئی حرف مفتوح یا مضموم یا ساکن علاوہ یاء کے ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوتی ہے جیسے لَهُ الْمُلْكُ، عَنْهُ۔

س: کیا کوئی لفظ مذکورہ قاعدہ سے مستثنٰی بھی ہے؟

ج: جی ہاں! لفظ يَتَّقْهِ جو سورہ نور میں ہے اس کی ہاء مکسور ہوگی۔

س: يَتَّقْهِ کی ہاء مکسور کیوں ہے؟

ج: اصل میں يَتَّقِيْهِ تھا یا حذف کر کے قاف کو ساکن کر دیا گیا اصل کے اعتبار سے ہائے ضمیر سے پہلے یاء ساکن ہے اس لیے ہائے ضمیر مکسور ہے۔

س: ہائے ضمیر کب مکسور ہوتی ہے؟

ج: اگر ہائے ضمیر سے پہلے کوئی حرف مکسور یا یاء ساکنہ ہو تو یہ ہاء مکسور ہوگی جیسے عَلَيْهِ، رَبِّهِ الْاَعْلٰى۔

س: کیا مذکورہ قاعدہ سے کوئی لفظ مستثنٰی بھی ہے؟

ج: جی ہاں! چند الفاظ مستثنٰی ہیں (۱) اَنْسَانِيْهُ سورہ کہف میں (۲) عَلَيْهُ اللّٰهَ سورہ فتح میں (۳) اَرْجِهْ سورہ اعراف وشعراء میں (۴) فَاَلْقِهْ سورہ نمل میں۔

س: یہ الفاظ کیوں مستثنٰی ہیں؟

ج: اَنْسَانِیْہُ اور عَلَیْہُ اللّٰہ میں ہائے ضمیر کو مکسور ہونا چاہئے تھا مگر اس کی اصل حرکت کا لحاظ کرتے ہوئے (ہائے ضمیر میں ضمہ اصل ہے) اُسے مضموم پڑھا گیا۔ اَرْجِہْ اور فَاَلْقِہْ اصل میں اَرْجِیْہِ اور فَاَلْقِیْہِ تھے یاء کو حذف کر کے ہاء کو اس کی جگہ رکھا گیا اور اس کو ساکن پڑھا گیا۔

س: ہائے ضمیر کی حرکت کو کب کھینچ کر پڑھتے ہیں؟

ج: جب ہائے ضمیر سے پہلے اور بعد میں حرکت ہو تو اسے کھینچ کر پڑھتے ہیں جیسے مَالُہٗ وَمَا۔

س: کیا اس قاعدہ سے کوئی لفظ مستثنیٰ ہے؟

ج: جی ہاں! یَرْضَہُ لَکُمْ جو سورہ زمر میں ہے مذکورہ قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔

س: یَرْضَہُ لَکُمْ کو کیوں مستثنیٰ کیا گیا ہے؟

ج: اس لئے کہ اصل میں یَرْضَاہُ لَکُمْ تھا ہائے ضمیر سے پہلے حرف اصل میں متحرک نہیں بلکہ ساکن ہے اس لئے اس کو کھینچ کر نہیں پڑھتے۔

س: ہائے ضمیر کی حرکت کے کھینچنے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اُسے صلہ کہتے ہیں۔

س: ہائے ضمیر کی حرکت کو کب بلا کھینچے پڑھتے ہیں؟

ج: اگر ہائے ضمیر سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو یا بعد میں کوئی حرف ساکن یا مشدد ہو تو اس کی حرکت کو بلا کھینچے پڑھیں گے جیسے عَنْہُ، لَہُ الْمُلْکُ، لَہُ الدِّیْنَ۔

س: مذکورہ قاعدہ سے کوئی لفظ مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! فِیْہٖ مُھَانًا (سورہ فرقان) میں فیہ کی ہاء کو بلا کھینچے پڑھنا چاہئے مگر اس کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

س: فِیْہٖ مُھَانًا کو کیوں مستثنیٰ کیا گیا؟

ج: بوجہ جمعاً بین اللغتین (یعنی جس طرح سے ایک یہ لغت ہے کہ ہائے ضمیر سے پہلے یا بعد میں ساکن ہو تو صلہ نہیں کیا جاتا اسی طرح ایک لغت کے اعتبار سے اگر پہلے ساکن ہو تب بھی صلہ کیا جاتا ہے امام حفص رحمہ اللہ نے دونوں

لغتوں کو اپنی روایت میں جمع کیا ہے)

س: نَفَقَةً كَثِيْرًا (هود) فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ (مومنون، صٓفٰت) لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ (مریم و شعراء) لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ (علق) میں کیا قاعدہ ہے؟

ج: ان سب میں صلہ نہ ہوگا اس لیے کہ یہ ہائے ضمیر نہیں بلکہ نفس کلمہ کی ہاء ہے۔

س: ہائے سکتہ کسے کہتے ہیں؟

ج: کلمہ کی آخری حرکت ظاہر کرنے کے لیے جو ہاء لائی جاتی ہے اسے ہائے سکتہ کہتے ہیں۔

س: ہائے سکتہ کی حرکت کیا ہوتی ہے؟

ج: یہ ہر حال میں ساکن ہوتی ہے خواہ وصل کر کے پڑھیں یا وقف کر کے۔

س: ہائے سکتہ قران مجید میں کتنی جگہ آئی ہے؟

ج: نو جگہ آئی ہے (۱) لَمْ يَتَسَنَّهْ (بقرہ) (۲) فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ (انعام) (۳) كِتَابِيَهْ دو جگہ سورة الحاقة میں (۴) حِسَابِيَهْ دو جگہ سورة الحاقة میں (۵)مَالِيَهْ (۶) سُلْطَانِيَهْ (الحاقة) (۷) مَاهِيَهْ (القارعة)

س: ہائے سکتہ کی ادائیگی میں کس چیز کا خاص خیال رکھنا چاہئے؟

ج: ہاء کو مع جمیع صفات کے ادا کرنا چاہئے اور اس ہاء کو یاء یا الف نہیں کرنا چاہئے۔

خاتمہ

فوائد متفرقہ میں

س: خاتمہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اصل مقصود کے بعد کتاب کے ختم پر جو مسائل بیان کئے جاتے ہیں انہیں خاتمہ کا عنوان دیا جاتا ہے۔

س: خاتمہ میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: متفرق فوائد اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

س: لَا تَأْمَنَّا میں کیا قاعدہ ہے؟

ج: اس کی اصل لا تَاْمَنُنَا ہے دو نونوں کے ساتھ جن میں پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح ہے اس کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ نون کا نون میں ادغام کر کے اشمام کیا جائے دوسرے یہ کہ اظہار کیا جائے اس وقت روم واجب ہوگا یعنی پہلے نون کی حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جائے گا۔

س: لَا تَاْمَنَّا میں ادغام بلا اشمام کیسا ہے؟

ج: یہ غلط ہے اس سے بچنا چاہئے ادغام کے ساتھ اشمام واجب ہے۔

س: جس جگہ ساکن کے بعد ہمزہ آئے تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ساکن کے سکون اور ہمزہ کو خوب صاف صاف پڑھنا چاہئے ہمزہ کی حرکت پہلے حرف کو دے کر ہمزہ کو گرا دینا یا ہمزہ سے پہلے حرف کو مشدد پڑھنا غلط ہے یعنی قَدْ اَفْلَحَ کو قَد فْلَحَ یا قَدَّفْلَحَ پڑھنا۔

س: ظَلَمْنَا، جَعَلْنَا، اَرْسَلْنَا، اَنْزَلْنَا وغیرہ کے لام کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: لام کو خوب صاف پڑھنا چاہئے لام کو فتحہ دے کر یا قلقلہ کر کے پڑھنا غلط ہے۔

س: لیَکُوْنًا (یوسف) لَنَسْفَعًا (علق) پر وقف کیسے ہوگا؟

ج: حقیقت میں ان دونوں کے آخر میں نون خفیفہ ہے یعنی لَیَکُوْنَنْ، لَنَسْفَعَنْ لیکن چونکہ قرآن مجید میں زبر کی تنوین کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں اور وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے اس لیے وقف الف کے ساتھ ہوگا۔ (لَنَسْفَعَا، لَیَکُوْنَا)

س: کَاَیِّنْ پر وقف کیسے ہوگا؟

ج: حقیقت میں اس لفظ کے آخر میں زیر کی تنوین ہے یعنی کَاَیٍّ لیکن نون ساکن کے ساتھ لکھا ہوا ہے لہٰذا وقف نون کے ساتھ ہوگا کیونکہ وقف تابع رسم خط کے ہے۔

س: جلدی یا تیز پڑھنا کمال کی بات ہے یا نہ؟

ج: جلدی یا تیز پڑھنا کوئی کمال کی بات نہیں اور نہ ضروری، بلکہ قواعد تجوید سے پڑھنا ضروری ہے، تیز پڑھنے سے لحن خفی لازم آئے تو مکروہ اور لحن جلی لازم آئے تو حرام ہوگا۔

البتہ اگر کوئی قواعد تجوید پورے کرتا ہے اور تیز بھی پڑھتا ہے تو کمال کی بات ہے۔

س: قران مجید پڑھنے کے کتنے طریقے ہیں؟

ج: تین طریقے ہیں (۱) ترتیل (۲) تدویر (۳) حدر

س: ترتیل کسے کہتے ہیں؟

ج: یعنی قران شریف کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ مخارج وصفات کا لحاظ رکھ کر پڑھنا۔

س: تدویر کسے کہتے ہیں؟

ج: قران شریف کو درمیان پڑھنا نہ زیادہ جلدی ہو اور نہ زیادہ ترتیل۔

س: حدر کسے کہتے ہیں؟

ج: قران مجید کو قواعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تیز پڑھنا۔

س: بِئْسَ الاسْمُ الْفُسُوْقُ (حجرات) میں کیا قاعدہ ہے؟

ج: اَلِاسْمُ کے دونوں ہمزے گر جاتے ہیں یعنی لام تعریف سے پہلے والا اور سین سے پہلے والا، اجتماع ساکنین کی وجہ سے لام تعریف کو زیر دے کر پڑھنا چاہئے۔ اس کو بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْق پڑھنا غلط ہے۔ (اسم کا ہمزہ باقی رکھ کر)

س: قران مجید میں چار کلمات میں ص پر س لکھا ہے انہیں پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: یَبْصُۜطُ (بقرہ) بَصْۜطَۃً (اعراف) میں صرف سین پڑھنا چاہئے اور اَلْمُصَۜیْطِرُوْنَ (طور) میں صاد اور سین دونوں پڑھنا درست ہے اور بِمُصَۜیْطِرٍ (غاشیہ) میں صرف صاد پڑھنا چاہئے۔

س: وہ کون سے الف ہیں جو وقفاً، وصلاً نہیں پڑھے جاتے؟

ج: اَوْیَعْفُوَا، اَنْ تَبُوْٓءَا، لِتَتْلُوَا، لَنْ نَّدْعُوَا، لِیَرْبُوَا، لِیَبْلُوَا، نَبْلُوَا، اَنْ اَتْلُوَا، ثَمُوْدَا، دوسرا قَوَارِیْرَا۔

س: وہ کون سے کلمات ہیں جن میں لام الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے مگر الف کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں؟

ج: لَا اِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ، وَلَا اَوْضَعُوْا، اَوْلَا اَذْبَحَنَّہٗ، لَا اِلَی الْجَحِیْمِ، لَا

اَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً.

س: مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور کون سے الف ہیں جو لکھنے میں آتے ہیں پڑھنے میں نہیں؟

ج: اَفَائِنْ، مَلَائِهٖ، نَبَائِ، لِشَائٍ، مِائَةٍ، مِائَتَيْنِ.

س: سورہ رُوم کے آخر میں لفظ ضُعْفٍ تین جگہ آیا ہے اسے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: تینوں جگہ ضاد کا پیش (ضُعْفٍ) اور زبر (ضَعْفٍ) پڑھنا جائز ہے۔

س: اگر کوئی قاری سبعہ قراءات یا عشرہ میں پڑھے تو سامع کو کیا کرنا چاہیئے؟

ج: سکون سے سنے اور یہ عقیدہ رکھے کہ جس طرح روایت امام حفصؒ ثابت ہے اسی طرح اس کا بھی حکم ہے۔

س: قراءات سبعہ وعشرہ کا تراویح میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے البتہ بتلا کر پڑھے تاکہ ناواقف لوگ غلط نہ سمجھیں۔

س: روایت امام حفصؒ پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟

ج: قراءات سبعہ وعشرہ ضرور پڑھنا چاہیئے کیونکہ آج کل اس کے جاننے والے بہت کم ہیں۔

س: قراءات سبعہ وعشرہ سیکھنا فرض ہے یا سنت؟

ج: فرض کفایہ ہے۔

س: علم سبعہ وعشرہ کی چند کتابوں کے نام بتائیں؟

ج: شاطبی، تیسیر، نشر واتحاف، غیث النفع وغیرہ۔

س: سب سے افضل علم کونسا ہے؟

ج: تجوید وقراءات سب سے بڑی فضیلت والا علم ہے۔

تَمَّتْ بعونِ اللہ الکریم والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اللّٰھم امین!

۱۹ر ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ/ ۳۰ر جنوری ۲۰۰۵ء یوم الاحد

تجوید القرآن
فی حل
جمال القرآن
بالسؤال والجواب
مؤلف
حبیب الرحمن
استاذ جامعہ صدیقیہ
توحید پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606

شارح الوقف
فی حلِّ
جامع الوقف
بالسؤالِ والجواب
مؤلف
حبیب الرحمٰن
استاذ جامعہ صدیقیہ
توحید پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606
www.KitaboSunnat.com